REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP. 3.

جلد ۳۲ — شمارہ ۴۴

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائب:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۳۰ روپے
ششماہی ۱۵ روپے
ممالکِ غیر: بذریعہ بحری ڈاک ۸۰ روپے
فی پرچہ ۰.۸۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN—143516.

۲۷ محرم ۱۴۰۴ ہجری — ۳ نبوت ۱۳۶۲ ہش — ۳ نومبر ۱۹۸۳ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۳۰ اخاء (اکتوبر) ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارہ میں زیارتِ مقاماتِ مقدسہ کی غرض سے مورخہ ۸۳/۱۰/۲۷ کو قادیان آنے والے ایک مہمان کی زبانی ملنے والی تازہ اطلاع مظہر ہے کہ:-

"حضور کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے" ۔ الحمد للہ۔

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کیلئے دردِ دل سے دعائیں کرتے رہیں۔

قادیان ۳۰ اخاء (اکتوبر)۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارہ میں مورخہ ۸۳/۱۰/۱۹ چار بجے شام کی اطلاع مظہر ہے کہ "طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے، صرف کمزوری باقی ہے"۔

احباب حضرت سیدہ ممدوحہ کی کامل و عاجل شفایابی اور عمرِ دراز عطا ہونے کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

⊛ — محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ و صاحبزادی امۃ الرؤف صاحبہ ان دنوں کیرالہ کے دورہ پر ہیں۔ قادیان سے چلتے ہی محترم صاحبزادہ صاحب کو بخار کی تکلیف ہوگئی تھی۔ مگر اب بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر رہے۔ آمین۔

مشرقِ بعید کے چار ملکوں کا تاریخ ساز دورہ مکمل فرمانے کے بعد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی بخیریت مرکز سلسلہ ربوہ میں مراجعت

"میں دیکھ رہا ہوں کہ بہت جلد دنیا فوج در فوج احمدیت میں داخل ہونے والی ہے!"

"اس مقصد کے لئے تیاری کریں اور تسبیح و حمد اور استغفار کو اپنا شعار بنائیں!"

لاہور میں خطبۂ جمعہ اور احباب سے خطاب کے دوران ارشاداتِ عالیہ

ربوہ ۱۴ اخاء (اکتوبر)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مشرقِ بعید کے چار ممالک۔ سنگاپور، فجی، آسٹریلیا اور سری لنکا کا قریباً پانچ ہفتہ کا دورہ انتہائی کامیابی و کامرانی سے مکمل کرکے آج شام چھ بجکر چالیس منٹ پر مرکز سلسلہ میں بخیریت واپس تشریف لے آئے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

حضور کے ہمراہ حضور کی حرم محترم حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ مدظلہا کے علاوہ حضور کی دو نوعمر صاحبزادیاں، عزیزہ صاحبزادی یاسمین رحمٰن سلمہا اللہ عزیزہ صاحبزادی عطیۃ المجیب صاحبہ سلمہا اور عزیزہ مکرمہ صاحبزادی امۃ الناصر نصرت صاحبہ بنت محترم سید میر داؤد احمد صاحب مرحوم کے علاوہ دیگر اہلِ قافلہ وکیل اعلیٰ تحریک جدید محترم چوہدری حمید اللہ صاحب، انچارج صیغہ زود نویسی مکرم یوسف سلیم ملک صاحب، امیر ضلع شیخوپورہ محترم چوہدری انور حسین صاحب اور مبارک احمد ساقی صاحب آف کراچی بھی واپس تشریف لائے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ شام چھ بجکر چالیس منٹ پر جب مرکزِ سلسلہ ربوہ پہنچے تو محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی ربوہ نے آگے بڑھ کر حضور کا استقبال کیا۔ ان کے بعد محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال خرچ اور بعد ازاں محترم میر مسعود احمد صاحب وکیل صد سالہ جوبلی فنڈ اور پھر مفتیٔ سلسلہ محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب نے حضور کا استقبال کرنے کی سعادت حاصل کی۔ حضور بعض اور احباب سے مصافحہ کرنے کے بعد قصرِ خلافت سے ملحق گیسٹ ہاؤس برائے مستورات ممالکِ بیرون کے ہال میں تشریف لائے۔ جہاں بعض قدیمی بزرگ ناظر و وکلاء صاحبان، افسرانِ صیغہ جات اور باہر سے آئے ہوئے احباب حضور کے انتظار میں چشم براہ تھے۔ حضور نے ان سب احباب کو شرفِ مصافحہ عطا فرمایا۔ اس مختصر سی استقبالیہ تقریب کے بعد حضور السلام علیکم کہہ کر قصرِ خلافت میں تشریف لے گئے۔

کراچی میں ورود

حضور ایدہ اللہ کل مورخہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۸۳ء کو سہ پہر ۲/۱-۳ بجے کے قریب دورہ مشرقِ بعید مکمل فرمانے کے بعد بذریعہ ہوائی جہاز کولمبو سے کراچی تشریف لائے۔ ایئرپورٹ کے وی۔آئی۔پی لاؤنج میں قائمقام امیر کراچی کیپٹن سید افتخار حسین صاحب، ناظر امور عامہ محترم محمد شفیع اشرف صاحب، محترم محمود احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے حضور کا استقبال کرنے کی سعادت حاصل کی۔ محترمہ سلیمہ میر صاحبہ نے لجنہ کی طرف سے حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کا استقبال کیا۔ احبابِ جماعت کی بہت بڑی تعداد ائیرپورٹ پر قطاریں باندھے حضور کے استقبال کے لئے چشم براہ تھی۔ انہوں نے السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ کہہ کر اور ہاتھ ہلا ہلا کر حضور کا والہانہ انداز میں خیر مقدم کیا۔ حضور ایئرپورٹ سے روانہ ہوکر جماعت کراچی کے گیسٹ ہاؤس میں تشریف لے گئے۔ جہاں ظہر و عصر کی نمازیں پڑھائیں۔ بعد ازاں نمازِ مغرب کے بعد حضور مجلسِ عرفان میں رونق افروز ہوتے۔ جو رات کے دس بجے تک جاری رہی۔ جس کے بعد حضور نے نمازِ عشاء پڑھائی۔

لاہور میں تشریف آوری

کراچی سے اگلے روز ۱۴ اکتوبر کی صبح ۸ بجکر ۲۵ منٹ پر حضور بذریعہ طیارہ کراچی سے روانہ ہوکر قریباً دس بجے لاہور پہنچ گئے۔ لاہور کے ایئرپورٹ پر بھی احبابِ جماعت سینکڑوں کی تعداد میں جمع تھے۔ جنہوں نے ہاتھ ہلا ہلا کر حضور کا استقبال کیا۔ جس کے بعد حضور امیر ضلع لاہور محترم چوہدری حمید نصر اللہ صاحب کی کوٹھی واقع چھاؤنی تشریف لے گئے۔ جہاں احبابِ جماعت بھی جمع تھے۔

حضور کا خطاب

یہاں حضور نے احبابِ جماعت سے

(آگے صفحہ ۲ کالم ۳-۴ پر)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام)

پیشکش:- عبدالرحیم و عبدالرؤف مالکان حمید ساڑی مارٹ۔ صالح پور کٹک (اڑیسہ)

[illegible] ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۳ ر نبوت ۱۳۶۲ ہش

ایک مُبارک اور تاریخی سفر!

آپ آئے دن پڑھتے اور سُنتے ہیں کہ سربراہانِ ممالک، تجارت پیشہ افراد، اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے خواہشمند طلباء، سیر و سیاحت کے شائقین اور اسی طرح بعض دیگر اغراض و مقاصد رکھنے والے مختلف افراد بیرونی ممالک کے دَوروں پر جاتے اور آتے رہتے ہیں۔ بعض کا دائرۂ افادیت اپنی ذات تک، بعض کا اپنے خاندان تک اور بعض کا اپنی قوم یا مُلک تک محدود ہوتا ہے۔ اور اسی کے مطابق ان کی کوششیں اور اسی حیثیت کے مطابق ان کا حلقۂ اثر ہوتا ہے۔

آج ہم اِس کالم میں عالمگیر جماعتِ احمدیہ کے سربراہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے اُس تاریخی سفر کا ذکر کر رہے ہیں جو آپ نے مشرقِ بعید کے چار ممالک سنگاپور۔ فجی۔ آسٹریلیا اور سری لنکا کی طرف فرمایا۔ جماعت کے افراد کے لئے اپنے رُوحانی آقا کی زیارت و ملاقات تو ناقابلِ بیان خوشی کا موجب ہوتی ہی ہے۔ لیکن اس علاقہ کے اکثر غیر از جماعت افراد کے لئے بھی ایک ایسی توجہ کا موقع پیدا ہو جاتا ہے جس کو وہ کسی طور پر بھی نظر انداز نہیں کر سکتے۔ کیونکہ امام جماعت احمدیہ کا دائرہ صرف اپنی جماعت کے افراد تک محدود نہیں ہے بلکہ حضرت رسُولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نیابت میں ہمدردیٔ خلائق اور صراطِ مستقیم کی رہنمائی کے لحاظ سے تمام بنی نوعِ انسان کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ چنانچہ خدا کا مقرر کردہ یہ خلیفہ جہاں بھی جاتا ہے مادی وسائل و ذرائع کے یکسر فقدان کے باوجود وہاں گویا خدا کے فرشتے عوام و خواص الناس اور اخبار۔ ریڈیو اور ٹیلیویژن کے نمائندوں کو کھینچ کھینچ کر لاتے ہیں۔ اور آپ کے ارشادات سُننے اور اُن کی تشہیر کرنے کی تحریک کرتے ہیں۔ اور اس طرح آپ کا پیغام ہزاروں لاکھوں افراد تک پہنچ کر اس علاقہ و مُلک میں ایک تہلکہ سا مچ جاتا ہے۔ اور سالوں کا کام دنوں میں اور مہینوں کا کام گھنٹوں میں انجام پا جاتا ہے۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ نے اِس تاریخی سفر کے اختتام پر لاہور میں خطبہ جمعہ کے دوران اللہ تعالیٰ کے بے پایاں فضلوں کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اِس دَورے کے دَوران چند دِنوں میں جیسے برسوں کے واقعات PACK ہو گئے اور اِس دَورے کے دَوران اللہ نے اتنے فضل فرمائے ہیں کہ میرا سینہ اِس کی حمد سے بھر گیا ہے اور چھلک رہا ہے"۔

یقیناً یہ ایک ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ پانچ ہفتوں پر مشتمل یہ مختصر سا دَورہ مشرقِ بعید میں اسلام کے غلبہ کے لئے ایک سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ قرآن کریم اور احادیث اور بزرگانِ دینِ متین کے اقوال میں اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کے ضمن میں مسیح موعود و مہدیٔ معہود کے متعلق ایسی پیشگوئیاں موجود ہیں کہ آپ کے دَورِ سعید میں سارے آفاق یعنی مشرق و مغرب کے آخری کناروں تک پھیلے ہوئے دیار و امصار کی طرف سفر ہوں گے۔

چنانچہ آپ کے خلفائے کرام نے جہاں بلادِ غرب کی طرف متعدد سفر اختیار کر کے اسلام کا پیغام اُن تک پہنچایا وہاں اب اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کو مشرقِ بعید کی طرف پہلا سفر اختیار کرنے کی توفیق و سعادت عطا فرمائی۔ اور آپ ہی کے مبارک ہاتھوں آسٹریلیا میں پہلی مسجد احمدیہ اور مشن ہاؤس کا سنگِ بنیاد رکھا گیا اور سارے مشرق میں غلبۂ اسلام کی مُہم کو تیز تر کرنے کے عظیم منصوبوں کا آغاز عمل میں آیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اِس دَورہ سے واپسی پر لاہور میں ۱۴ر اکتوبر کو خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا کہ:۔

"مشرقِ بعید میں اللہ تعالیٰ نے نئی فتح کے دروازے کھول دئیے ہیں۔ نیز فرمایا، فتح تو آنی ہی آنی ہے آپ (احبابِ جماعت) اس کے لئے تیاریاں کریں۔ تسبیح اور حمد کے ذریعہ اپنی خامیوں کو دُور کریں۔ اور اللہ کی حمد کے ترانے گائیں"۔

دُعا ہے کہ اِن رُوحانی فتوحات کے دِنوں کو قریب سے قریب تر لانے کے ضمن میں جو ذمہ داریاں ہم پر عائد ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ان کی ادائیگی کی ہمیں توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین۔

(محمد انعام غوری قائم مقام ایڈیٹر)

حضورِ انور کی مرکزِ سلسلہ ربوہ میں بخیریت مُراجعت۔ بقیہ صفحہ اوّل

مختصراً گفتگو کے رنگ میں اپنے دَورے کے بارے میں بعض ارشادات فرمائے۔ حضور نے فرمایا۔ آسٹریلیا بہت بڑا براعظم ہے جہاں پر مختصر سی جماعت ہے۔ مگر اُن کے ارادے بڑے بلند ہیں۔ اور اُن میں بہت جوش اور ولولہ پایا جاتا ہے۔ فجی کے بارے میں حضور نے فرمایا۔ وہاں ہماری توقع سے کئی گنا زیادہ مخلص جماعت قائم ہے جنہوں نے مجھے بڑا متاثر کیا۔ وہاں جا کر بڑی تعداد میں لوگوں سے تعلق قائم ہُوا۔ وہاں کی جماعت نے حیرت انگیز طور پر تعاون پیش کیا۔ یہ بڑی مخلص جماعت ہے اور بڑی قربانی کرنے کے لئے تیار ہے۔ وہاں کے احمدی فجی کو رُوحانی طور پر بہت جلد فتح کرنے کا عزم رکھتے ہیں۔ حضور نے فرمایا فجی میں غیر مبائع احمدیوں سے بھی رابطہ ہُوا۔ جن کے دِلوں میں محبت اور احترام تھا۔ وہ باقاعدگی سے ہماری مجالس میں شامل ہوتے رہے۔ اور نظام سے تعاون کرتے رہے۔ حضور نے فرمایا مجھے اُن سے کوئی شکوہ نہیں۔ یہاں کے غیر مبائع کی طرح اُن کے دل میں تعصب بالکل نہیں۔ حضور نے پریس کے بارے میں بتایا کہ اخبارات کا رویہ ہماری توقع سے بہت بڑھ کر اچھا تھا۔ آسٹریلیا کا چوٹی کا مذہبی امور پر لکھنے والا بہت متاثر ہُوا اور اس نے اور اخبار نویسوں کو بھی میرے پاس بھیجا۔ حضور نے فرمایا اللہ ہی ہے جو سارے کام کروا رہا ہے۔ ورنہ ہماری کوتاہیاں اللہ کے اس فضل کی مستحق نہ تھیں۔ حضور نے فرمایا اس دَورے کے دَوران مخالفت بھی ہوئی اور بڑی منظم مخالفت ہوئی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے حیرت انگیز طور پر ان مخالفتوں میں سے کامیابی کا راستہ نکال دیا۔

حضور نے فرمایا دُنیا کو نیکی کی تلاش ہے۔ جہاں بھی نیکی ہوگی وہ اسے قبول کریں گے۔ اس لئے جہاں جہاں احمدی آباد ہیں وہ اپنے اندر نیکی پیدا کریں۔ اور دُنیا کو احمدیت کی دعوت دیں۔ صرف نیکی کرنا ہی کافی نہیں۔ نیکی کی دعوت دینا بھی ضروری ہے۔

حضور نے فرمایا اس دَورے کے دوران بعض جگہ دلوں کی تبدیلی کے حیرت انگیز مظاہرے دیکھنے میں آئے ہیں۔ بُدھ مذہب کے ماننے والے چین میں سے آج تک کوئی احمدی نہیں ہُوا۔ وہ بھی بہت متاثر ہوئے۔ ایک بُدھ اتنا متاثر ہُوا کہ روانہ ہونے وقت اُس نے مصافحہ کیا تو اس پر اتنی رِقت طاری ہُوئی کہ اس نے میرا ہاتھ بھگو دیا۔ یہ بات کرتے وقت حضور کی آواز بھی بھرا گئی۔ حضور نے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کے کام ہیں۔ وہ جب تک دِلوں کو نہ بدلا دے، یہ ممکن نہیں ہے۔ حضور نے فرمایا ایسی ایک دو نہیں کئی مثالیں ہیں۔

حضور نے فرمایا، آجکل دلائل کی زیادہ ضرورت نہیں بلکہ یہ بتانے کی ضرورت ہے کہ اگر تم اپنے رب کی طرف نہ آئے تو تباہ ہو جاؤ گے۔ اگر سلسلہ احمدی یہ کام شروع کر دیں تو بڑی جلدی کایا پلٹ سکتی ہے۔

حضور نے قریباً نصف گھنٹہ تک یہ ارشادات بیان فرمائے۔

خُطبہ جُمعہ کا خُلاصہ

اپنے تاریخی دَورۂ مشرقِ بعید کے اختتام پر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پہلا جُمعہ لاہور کی مسجد دار الذکر میں پڑھایا۔ حضور نے تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سُورۃ النصر کی آیات تلاوت فرمائیں۔ اس کے بعد حضور نے ان آیات کی وضاحت فرمائی۔ اور بتایا کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ جب فتح آجائے گی اور لوگ فوج در فوج حق قبول کرنے لگیں تو اللہ کی حمد کرو اور استغفار کرو۔ یہ اس لئے ضروری ہے تاکہ تم اس فتح کو قائم رکھ سکو۔ اور جو فتح حاصل ہوئی ہے اس سے استفادہ بھی کر سکو۔ حضور نے فرمایا میں ایسے آثار دیکھ رہا ہُوں کہ انشاء اللہ بہت جلد لوگ فوج در فوج احمدیت میں شامل ہونے والے ہیں مشرقِ بعید میں اللہ تعالیٰ نے نئی فتح کے دروازے کھول دئیے ہیں۔ حضور نے فرمایا فتح تو آنی ہی آنی ہے۔ آپ (احبابِ جماعت) اس کیلئے تیاریاں کریں۔ تسبیح اور حمد کے ذریعے اپنی خامیوں کو دُور کریں۔ اللہ کی حمد کے ترانے گائیں۔ حضور نے اس ضمن میں اللہ تعالیٰ کی چار بنیادی صفات، ربّ العالمین، رحمٰن، رحیم اور مالکِ یوم الدین کی نہایت پُر معارف تشریح فرمائی۔ اور ان صفات کو اپنے اندر جاری کرنے پر زور دیا اور فرمایا کہ مجھے نظر آرہا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی صفت مالکیت کے جلوے دکھانے کو تیار ہے۔ مبارک ہو آپ کو خدا رحم فرما رہا ہے۔ احمدیوں کی قُربانیوں کو قبول کر رہا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے کہ ہر احمدی اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہے۔ حضور نے اپنے خطبہ میں فجی کے دَورے کے دَوران اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور فضلوں کے ایمان افروز جلووں کے بعض واقعات سُنائے۔ اور فرمایا اللہ اپنے فضل سے راستے کھول رہا ہے۔ اس دَورے کے نتیجے میں احمدیت کا ایک بہت ہی پیارا تاثر بن گیا ہے۔ اور وہاں کے احمدیوں کی کایا پلٹ گئی ہے۔ انہوں نے برملا کہا کہ اب تک جو ہونا تھا وہ ہو چکا۔ اب ہم ایک مبلغ کی طرح اپنی زندگیاں گزاریں گے۔

حضور نے فرمایا اس دَورے کے دَوران چند دنوں میں جیسے برسوں کے واقعات PACK ہو گئے۔ حضور نے اللہ تعالیٰ کے بے پایاں فضلوں کا ذکر کرتے ہوئے رُندھی ہوئی آواز میں فرمایا، اس دَورے کے دَوران اللہ نے اتنے فضل فرمائے ہیں کہ میرا سینہ اس کی حمد سے بھر گیا ہے اور چھلک رہا ہے۔ آپ بھی تسبیح اور حمد سے اپنے سینے بھر دیں۔ حمد کریں استغفار کریں۔ پُورے جذبے کے ساتھ اپنے ربّ سے پیار کا تعلق جوڑیں پھر دیکھیں وہ کس شان سے فتح عطا کرتا ہے۔ جنت وہی ہے جو پہلے آپکے دِل میں قائم ہوگی۔ یہ جنت ہے جس کے ذریعہ کایا پلٹنی ہے۔ اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

(روزنامہ الفضل ربوہ مجریہ ۱۵ر اکتوبر ۱۹۸۳ء)

مشرقِ بعید کے چار ممالک کی طرف

قسط نمبر ۱

ربوہ، کراچی اور پرتھ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا نہایت کامیاب اور تاریخی سفر

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۲ اگست ۱۹۸۳ء سے ۱۶ اکتوبر ۱۹۸۳ء تک کراچی اور مشرقِ بعید کے چار ممالک سنگاپور۔ آسٹریلیا۔ فجی اور سری لنکا کا نہایت کامیاب اور تاریخی دورہ فرمایا ــــ خلافتِ رابعہ کے عہد مبارک میں حضور انور کا بیرونِ ملک یہ دوسرا دورہ تھا۔ جبکہ جماعت احمدیہ کے خلیفہ کی حیثیت سے مشرقِ بعید کی طرف آپ کا یہ پہلا بابرکت سفر تھا۔ اس اہم سفر کا تاریخ ساز کارنامہ وہ ہے جو آپ نے ۳۰ ستمبر ۱۹۸۳ء کو برِّ اعظم آسٹریلیا میں جماعت احمدیہ کی طرف سے تعمیر ہونے والی سب سے پہلی مسجد اور مشن ہاؤس کا سنگِ بنیاد اپنے دستِ مبارک سے رکھا۔ اور پُرسوز دعاؤں کے ساتھ اہلِ آسٹریلیا کے دلوں کو جیتنے کی باقاعدہ مہم کا آغاز فرمایا۔

سات ہفتوں پر مشتمل اس بابرکت سفر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے روانگی کے پہلے مرحلہ سے لیکر واپسی کے آخری مرحلہ تک اندرونِ ملک اور بیرونِ ملک جس جس جگہ قیام فرمایا وہاں کے بیل و نہار کو نہلایا دُھلایا۔ اور رُوحانی خوشبوؤں میں بسایا۔ خود تو جاگتے ہی تھے اوروں کو بھی جگایا۔ گفتگوئے علم و عرفان کی مجالس لگائیں۔ شوریٰ کے اجلاسات منعقد کئے۔ اور اس طرح جماعت ہائے احمدیہ کو بیدار اور منظم کرنے میں کمربستہ رہے تاکہ جماعت کا ہر فرد ایک نئی رُوح اور ایک نئے ولولے کے ساتھ اشاعتِ اسلام کی اہم ذمہ داریوں کو پہلے سے زیادہ بہتر رنگ میں ادا کرنے کے قابل ہو جائے۔ اَللّٰھُمَّ اَیِّدْہُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ وَمَتِّعْنَا بِطُوْلِ حَیَاتِہٖ ــــ اس سفر کے دوران جو مختصر خبریں بذریعہ کیبل گرام یا ٹیلیفون موصول ہو کر الفضل میں شائع ہوتی رہی ہیں اُن کا کچھ اقتباس ہم بدر کے قارئین تک پہنچا چکے ہیں۔ اب محترم یوسف سلیم ملک صاحب ایم۔ اے انچارج صیغہ زود نویسی کے قلم سے جنہیں اس تاریخی دورہ میں حضور انور کے ساتھ رہنے کا شرف ملا، قدرے تفصیلی رپورٹ الفضل میں شائع ہو رہی ہے۔ ذیل کے کالموں میں معمولی ترمیم کے ساتھ اس رپورٹ کا متن بدر کے قارئین کی خدمت میں ہدیۂ ناظرین کر رہے ہیں ــــ (ایڈیٹر بدر)

ربوہ سے روانگی :-

خدائے بزرگ و برتر کی بارگاہ میں متضرعانہ دعاؤں اور عاجزانہ التجاؤں کے ساتھ اور اسی کے فضل اور رحم کے سہارے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے عہدِ خلافت میں بیرونِ ملک کے دوسرے اور جنوب مشرقی ایشیا اور آسٹریلیا کے پہلے بابرکت تاریخی سفر پر ۲۲ ظہور ۱۳۶۲ ہش مطابق ۲۲ اگست ۱۹۸۳ء بروز پیر پونے پانچ بجے شام دارالسلام النصرت سے ربوہ سے روانہ ہوئے۔

قبل ازیں حضور نے مسجد مبارک میں سوا چار بجے عصر کی نماز پڑھائی اور پھر وہیں مسجد میں سفر کی کامیابی کے لئے دعا کی جس میں ربوہ کے کثیر التعداد احباب شامل ہوئے۔

دارالسلام النصرت کے لان میں محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ناظر تعلیم (اور حضور کے بعد امیر مقامی) اور محترم میر مسعود احمد صاحب قائمقام وکیل اعلیٰ تحریک جدید کے علاوہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بہت سے افراد الوداع کہنے کیلئے موجود تھے۔ اسی طرح حضرت صوفی غلام محمد صاحب قائمقام ناظر اعلیٰ، ناظر صاحبان اور دوسرے وکلاء صاحبان، انچارج صیغہ جات و دیگر کارکنان سلسلہ حضور کو رخصت کرنے کے لئے صف بستہ کھڑے تھے۔ مسجد مبارک کے جنوبی دروازے سے بیرونی گیٹ بلکہ باہر سڑک تک کثیر التعداد اطفال، خدام و انصار دو رویہ قطاریں بنا کر الوداع کہنے کے لئے موجود تھے۔ حضور کی موٹر کار درمیان سے آہستہ آہستہ گزری۔ سب احباب نے اپنے پیارے امام ایدہ اللہ الودود کو نہایت والہانہ انداز میں اور بڑے مخلصانہ رنگ میں بڑے گہرے جذبات کے ساتھ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' اور تودیع کے دیگر اسلامی کلمات پکار پکار کر اور ہاتھ ہلا ہلا کر اور سفر کے بہت ہی بابرکت ہونے کے لئے زیرِ لب دعائیں کرتے ہوئے رخصت کیا۔ حضور تھوڑی دیر بہشتی مقبرہ میں رُکے۔ اس اثناء میں بہشتی مقبرہ کے باہر بسوں کے اڈہ تک ایک بار پھر احباب اپنے محبوب ایدہ اللہ الودود کو الوداعی سلام کرنے کیلئے دیوانہ وار آجمع ہوئے۔

اس سفر میں حضور کی حرم محترم حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ مدظلہا، محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید۔ مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب ساہی اور خاکسار راقم الحروف کو ہمرکاب ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ علاوہ ازیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحبت یافتہ ایک بزرگ محترم مولوی محمد حسین صاحب بھی بعد میں اس قافلے میں آسٹریلیا میں آکر مل گئے۔

علاوہ ازیں چند دوسرے افراد کو بھی اپنے طور پر قافلے میں شامل ہونے کی اجازت دی گئی۔ اُن میں مکرم چوہدری محمد انور حسین صاحب امیر جماعت احمدیہ شیخوپورہ، حضور کی ہمشیرہ زادی امۃ الناصر نصرت صاحبہ بنت مکرم میر داؤد احمد صاحب مرحوم، حضور کی چھوٹی صاحبزادیاں، عزیزہ ریحانہ یاسمین اور عزیزہ عطیۃ المجیب طوبیٰ سلمہا اللہ تعالیٰ کو بھی حضور کے ساتھ سفر کرنے کی سعادت ملی۔

محترم محمد اسلم شاد صاحب منگلا ایم۔ اے قائمقام پرائیویٹ سیکرٹری، محترم مشتاق احمد شائق صاحب اور پیر افتخار الدین صاحب کراچی تک ہم سفر رہے۔ لاہور میں حضور کو الوداع کہنے کے لئے حضور کی ہمشیرگان محترمہ صاحبزادی امۃ العزیز بیگم صاحبہ اور محترمہ صاحبزادی امۃ الباسط بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ۔ حضور کی بڑی صاحبزادی شوکت سلمہا اللہ اور ان کے میاں محترم صاحبزادہ مرزا سفیر احمد صاحب، محترم مسعود احمد جہلمی صاحب وکیل التبشیر، محترم محمود احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ بھی ربوہ سے حضور کے ہمراہ لاہور تشریف لائے۔

لاہور میں قیام :-

آٹھ موٹر کاروں اور ویگنوں پر مشتمل یہ بابرکت قافلہ خدا کے فضل سے تین گھنٹے کی مسلسل مسافت کے بعد پونے آٹھ بجے رات لاہور پہنچا۔ مقامی جماعت کے علاوہ اسلام آباد، راولپنڈی اور شیخوپورہ کے خاصی تعداد میں موجود احباب نے حضور کا خیر مقدم کیا۔ محترم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب امیر جماعت لاہور نے شیخوپورہ سے کچھ فاصلے پر واقع نہر کے پُل پر حضور کا خیر مقدم کیا۔ یہاں سے محترم چوہدری صاحب موصوف نے اپنی کوٹھی واقع لاہور چھاؤنی تک قافلے کی راہنمائی کی۔ حضور نے جملہ احباب کو شرفِ مصافحہ عطا فرمایا۔ ازاں بعد کوٹھی کے وسیع سبزہ زار میں مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ احباب منتظمین کی توقع سے بڑھ کر اس کثرت سے تشریف لائے کہ نمازوں کے لئے دریوں وغیرہ کا انتظام ناکافی ثابت ہوا۔ چنانچہ بہت سے احباب نے خالی پلاٹس میں حضور کی اقتداء میں نمازیں ادا کیں۔ رات کے کھانے پر بعض معززینِ شہر بھی مدعوین میں شامل تھے۔ جن کے ساتھ حضور تین گھنٹے تک مختلف موضوعات پر تبادلۂ خیالات فرماتے رہے۔

لاہور سے روانگی :-

اگلے روز ۲۳ اگست کو حضور اپنے رفقاءِ سفر کے ساتھ ساڑھے دس بجے والی پرواز (PK-303) پر کراچی روانہ ہونے کے لئے ائیرپورٹ پر تشریف لے گئے۔ جہاں لاہور کے کثیر التعداد احباب نے حضور کو پُرخلوص جذبات اور دلی دعاؤں کے ساتھ وداع کیا۔ ہوائی جہاز ۱۱ بجے کراچی روانہ ہوا۔ اس سفر میں محترم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور کو بھی حضور کی معیت کا شرف حاصل ہوا۔

کراچی میں ورودِ مسعود :-

ہوائی جہاز ۱½ گھنٹے کی پرواز کے بعد ½۱۲ بجے کراچی کے ہوائی اڈہ پر اُترا جہاں مکرم زرتشت منیر احمد خان صاحب قائد ضلع کراچی نے حضور کا خیر مقدم کیا۔ بعد میں حضور جب لاؤنج میں تشریف لائے تو مکرم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی۔ محترم سید افتخار حسین صاحب۔ محترم مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب نائب امیر۔ محترم عبدالرحیم صاحب مدہوش رحمانی اور محترم کرنل (ریٹائرڈ) نصر اللہ خان صاحب نے آگے بڑھ کر استقبال کیا۔ سامان کی کلیئرنس کی اطلاع ملنے تک حضور احباب سے گفتگو فرماتے رہے۔ ازاں بعد لاؤنج سے باہر تشریف لائے اور استقبال کے لئے تشریف لانے والے احباب کی لمبی دو رویہ قطاروں میں سے گزرتے اور اُن کے خیر مقدمی سلاموں کا ہاتھ سے جواب دیتے ہوئے موٹر کار میں سوار ہوئے۔ سوا ایک بجے جماعت احمدیہ کراچی کے گیسٹ ہاؤس واقع ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائیٹی میں تشریف لائے۔ یہاں بھی احبابِ جماعت کا ایک پُر اشتیاق ہجوم حضور کے استقبال میں چشم براہ تھا۔ ائیرپورٹ سے بھی احباب متعدد موٹر کاروں، ویگنوں اور سکوٹروں پر گیسٹ ہاؤس پہنچے۔ سب احباب کو حضور نے شرفِ مصافحہ عطا کیا۔ ڈیڑھ بجے گیسٹ ہاؤس کے سبزہ زار میں ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ سبھی احباب نے حضور کی اقتداء میں نمازیں ادا کیں۔

مغرب کی نماز پڑھانے کے بعد حضور پونے آٹھ بجے احباب میں رونق افروز ہوئے۔ مکرم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے حضور کی اجازت سے یہ اعلان کیا کہ یہ امر ہم سب کے لئے نہایت ہی خوشی اور مسرت کا موجب ہے کہ اس وقت حضرت امام ہمام ایدہ اللہ الودود تشریف فرما ہیں۔ جو دوست کوئی بات پوچھنا چاہیں یا کوئی سوال کرنا چاہیں وہ بڑے شوق سے کر سکتے ہیں۔ چنانچہ اس موقعہ پر احباب نے متعدد سوالات کئے۔ اور حضور نے اُن کے پُر از معارف جواب دیئے

←

مصروفیات کا اجمالی ذکر:-

کراچی میں حضور کا چودہ پندرہ دن کا قیام گوناگوں مصروفیات کا حامل اور جماعتی تعلیم و تربیت کے لحاظ سے بڑا بابرکت ثابت ہوا۔ حضور کی قیامگاہ پر مخلصینِ کراچی کا تانتا بندھا رہا۔ روزانہ دس ساڑھے دس بجے سے انفرادی ملاقاتوں کا جو سلسلہ شروع ہوتا وہ ڈیڑھ بجے بعد دوپہر تک جاری رہتا۔ بعض دفعہ ظہر کی نماز کے بعد اور پھر عشاء کی نماز کے بعد بھی ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہتا۔

عصر کی نماز کے بعد تقریباً روزانہ حضور مجلسِ سوال و جواب میں تشریف رکھتے۔ جس میں زندگی کے ہر طبقہ سے تعلق رکھنے والے مہمان مثلاً دانشور، وکلاء، ڈاکٹرز، تجار کالجوں اور یونیورسٹیوں کے اساتذہ اور طلباء کے علاوہ کئی اور معززینِ شہر بھی شریک ہوتے رہے۔ حضور ان سے تبادلۂ خیالات فرماتے۔ مختلف علمی، سائنسی، مذہبی اور عمومی موضوعات پر تسلی بخش جواب دیتے۔ اس دوران حاضرین پر محویت کا عالم طاری رہتا۔ اکثر مہمان حضور کے معارفِ قرآنیہ سے بہت محظوظ ہوتے۔ آپ کے ٹھوس اور مضبوط عقلی اور منطقی دلائل سے متاثر بھی ہوتے اور متحیر بھی۔ تبادلۂ خیالات کا یہ نہایت درجہ مفید اور دلچسپ سلسلہ بعض دفعہ ڈیڑھ گھنٹے سے بڑھ کر اڑھائی گھنٹے تک پہنچ جاتا۔ پھر بھی حاضرین کی دلچسپی بدستور قائم رہتی۔ حضور کی مؤثر اور مدلل گفتگو سے اکثر بہت متاثر ہوتے۔ اس سلسلہ میں اہلِ فکر و دانش کی ایک نشست میں شریک بعض مہمانوں نے اپنے تاثرات کا برملا اظہار کرتے ہوئے کہا، ہم نے امام جماعت احمدیہ کو کیا علم، اور کیا فکر اور کیا معارفِ قرآنیہ کے بیان کرنے میں ہر لحاظ سے بے نظیر شخصیت پایا ہے۔ سوالوں کے جواب نے بڑا متاثر اور آپ کے طرزِ استدلال نے بہت مسحور کیا ہے۔

مجلسِ سوال و جواب کا سلسلہ روزانہ گیسٹ ہاؤس کے لان میں جاری رہتا۔ اس دوران دو دفعہ غیر از جماعت خواتین بھی تشریف لائیں۔ انہوں نے بھی حضور سے مختلف مذہبی، علمی، معاشرتی، سیاسی موضوعات پر سوالات کئے جن کے حضور نے جوابات دیئے۔ خواتین کی مجالس سوال و جواب کی نگرانی اور انتظامی امور صدر صاحبہ و ممبرات انتظامیہ کمیٹی لجنہ اماء اللہ کراچی کے علاوہ بہت سی مخلص اور مستعد کارکنات نے انجام دیئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ سے رابطہ اور مجالس میں رفاقت کے فرائض حضور کی بیگم صاحبہ مدظلہا نے انجام دیئے۔ نیز سیدہ موصوفہ عورتوں کی ملاقاتوں کی بھی نگرانی فرماتی رہیں۔

جہاں تک غیر از جماعت احباب کی ملاقات اور مجلس سوال و جواب کا تعلق ہے محترم مرزا عبد الرحیم بیگ صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ۔ محترم عبید اللہ علیم صاحب کے علاوہ کئی دوسرے منتظمین بھی بڑی مستعدی کے ساتھ سرگرمِ عمل رہے۔ اور بڑے حسن و خوبی کے ساتھ مہمانوں کی ملاقات کا انتظام کرتے رہے۔

نمازِ مغرب کے بعد حضور احباب میں رونق افروز رہتے۔ انہیں سوال کرنے یا اپنا کوئی مسئلہ پیش کرنے یا اپنا کوئی واقعہ بیان کرنے یا کوئی خواب وغیرہ دیکھی ہو تو اس کا ذکر کرنے کی اجازت دیتے۔ احبابِ جماعت کے علاوہ اس وقت بھی بعض مہمان مجلس میں شریک ہو کر اپنے سوالات لکھ کر بھجواتے۔ حضور اُن کا جواب دیتے۔ ہر مجلسِ عرفان پہلے سے بڑھ کر دلچسپ اور ایمان افروز ثابت ہوئی۔ احباب کی دلچسپی کا یہ حال تھا کہ وہ حضور کی پیاری پیاری رُوح پرور اور ایمان افروز باتیں اور جذب و اثر میں ڈوبے ہوئے طیّب و شیریں کلمات سے محظوظ و مستفید ہونے کے لئے بسا اوقات مغرب کی نماز سے پہلے گھنٹے گھنٹے تک باہر سڑک پر انتظار کرتے۔ جن دوستوں کو لان میں جگہ نہ ملتی اور اکثر کو نہیں ملتی تھی تو وہ باہر سڑک پر صفیں بنا کر حضور کی اقتداء میں نمازیں ادا کرتے۔ اور علم و معرفت کی باتیں سن کر رُوحانی حظّ اُٹھاتے۔ اپنے ایمان کو تازہ کرتے اور دلوں میں نئے جوش اور ولولے لے کر گھروں کو لَوٹتے۔ مجالسِ علم و عرفان میں مستورات بھی بکثرت شریک ہو کر مستفید ہوتی رہیں۔ ان کے لئے نمازوں کی ادائیگی اور مجالس کی کارروائی سُننے کے لئے الگ طور پر پردہ کا انتظام تھا۔ جہاں لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ آواز پہنچائی جاتی رہی۔ چیدہ چیدہ سوالات اور اُن کے جوابات کو خلاصۃً ذیل میں پیش کیا جاتا ہے:-

ایک مسئلہ جو بار بار اُٹھایا جاتا ہے

سب سے پہلے مُلتان کے ایک دوست نے جو پہلے بھی ایک دفعہ حضور کی مجلس سے مستفید ہو چکے ہیں یہ سوال کیا کہ نماز کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ نماز اپنے وقت پر پڑھو۔ لیکن اکثر دیکھا گیا ہے کہ لوگ نمازیں اکٹھی کر لیتے ہیں۔ اس کے متعلق اظہارِ خیال فرمایا جائے۔

حضور نے اس کا تفصیل سے جواب دیتے ہوئے فرمایا، ہم تو حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی شریعت کی پیروی کرنے والے لوگ ہیں۔ رموزِ شریعت کو آنحضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے بڑھ کر کوئی نہیں جانتا۔ اور نہ آپ سے بڑھ کر کوئی متقی ہونے کا دعویٰ کر سکتا ہے۔ اس لئے نیکی کے اُمور میں اگر کوئی شخص رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے زیادہ شدّت اختیار کرتا ہے تو یہ اس کی نیکی نہیں بلکہ گستاخی بن جاتی ہے۔ اس لئے جماعت احمدیہ کا مسلک یہ ہے کہ جہاں اللہ اور اللہ کے رسولؐ نے رخصت دی ہو وہاں رخصت سے فائدہ اُٹھانا ہی نیکی ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جن حالات میں نماز جمع کی یا قصر کی اُن حالات میں نمازیں جمع کرنا یا قصر کرنا نیکی ہے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایسی حالت میں بھی نمازیں جمع کرتے رہے جب نہ بارش تھی نہ خوف تھا اور نہ سفر تھا۔ صرف دینی مصروفیات کی وجہ سے نماز جمع کی۔ پس جماعتِ احمدیہ بھی جب دینی اغراض کے پیشِ نظر نمازیں جمع کرتی ہے تو اس لئے کہ یہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سُنّت ہے۔ اور جو آدمی سُنّت اور ہدایت کے باوجود ایسا نہیں کرتا تو محض اس کا وہم ہے کہ وہ نیک اور متقی ہے یہ کہنا کہ فلاں جگہ نماز جمع ہو گئی تو نمازوں میں حرج واقع ہو گیا۔ صرف مولویانہ قصّے اور تنگ نظری کی باتیں ہیں۔ اصل دین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی پیروی ہے۔ اس نیّت سے اور دینی مصروفیات کی بناء پر ہم نمازیں جمع کرتے تھے اور اب بھی اگر میں نمازیں جمع کرتا تو یہ جائز تھا۔ لیکن میں نے نمازیں جمع نہیں کیں۔ اس لئے کہ ہم ایسی مجلس میں بیٹھے ہیں جہاں دونوں کناروں پر نمازیں اپنے اپنے وقت پر ہو سکتی ہیں۔ اور کوئی حرج واقع نہیں ہوتا ہاں دوست یہاں سے چلے جاتے اور پھر انہوں نے واپس آنا ہوتا تو میں نمازیں جمع کر کے پڑھا دیتا۔ لیکن یہاں دوست اتنی دُور سے آئے ہیں اور اس نیّت سے آئے ہیں کہ درمیانی عرصہ مجلس میں بیٹھے رہیں گے۔ اس لئے میں نے یہ استنباط کیا ہے کہ جمع کرنے کی بجائے الگ الگ پڑھی جائیں۔

اسی ضمن میں ایک اور دوست نے عرض کیا کہ حج کے دنوں میں مکّہ اور مدینہ میں نمازیں قصر بھی ہوتی ہیں اور جمع بھی کی جاتی ہیں۔ مرکزِ سلسلہ میں اس کے متعلق کیا ہدایت ہے۔

حضور نے فرمایا، بعض دوست قصر کرتے ہیں۔ کوئی ان کو یہ نہیں کہتا کہ تم نے قصر سے فائدہ نہیں اُٹھایا۔ حکم بہرحال اولیت کا درجہ رکھتا ہے کہ سفر میں نماز قصر کی جائے۔ لیکن بعض لوگ کہتے ہیں کہ مرکز میں آ کر اپنے گھر جیسا احساس ہوتا ہے۔ ہمارا مزاج اس سفر کو مانتا ہی نہیں۔ اس لئے وہ اپنے مزاج کے تابع فیصلہ کرتے ہیں اور یہ منع نہیں بلکہ استحسن سمجھا گیا ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم اس وقت سفر کی حالت میں ہیں۔ اب ہم سفر کی تکلیف محسوس کر رہے ہیں یا نہیں کر رہے چونکہ قصر کی اجازت ہے ہم اس سے فائدہ اُٹھا رہے ہیں۔ کسی نے منع نہیں کیا۔ یہی مسئلہ کھلا رہے گا جب تک مجلس افتاء میں پیش ہو کر اس بات کی پوری چھان بین نہیں ہو جاتی کہ آنحضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زمانہ میں کیا معمول تھا۔ آج کا معمول شرعی حیثیت نہیں رکھتا ہمارے لئے اصل معمول آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ہے۔ اس لئے یہ بات قابلِ تحقیق ہے کہ جب لوگ آنحضرت صلعم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوتے تھے اور اُن کو الگ نمازیں پڑھنی پڑتیں تو آیا وہ قصر کرتے تھے یا پوری نماز پڑھتے تھے۔

وَالْعَصْرِ میں زمانے کی قسم کھانے کی حقیقت

ایک دوست کی طرف سے اس سوال پر کہ اللہ تعالیٰ نے زمانہ کی قسم کھا کر کہا ہے کہ انسان گھاٹے میں ہے۔ جبکہ نبی، شہید، صدیق اور نبی بھی آخر انسانوں میں سے ہوتے رہے ہیں۔ اور وہ گھاٹا پانے والے انسان نہیں تھے۔ حضور نے فرمایا، قسم کو ایک ایسی چیز بنا لیا گیا ہے یا سمجھ لیا گیا ہے کہ گویا وہ شرک ہے۔ حالانکہ درحقیقت غیر اللہ کی قسم کھانے سے منع کیا گیا ہے۔ اصل سوال یہ ہے کہ غیر مسلم یہ اعتراض کرتے ہیں کہ ایک طرف اللہ کا رسول کہتا ہے کہ غیر اللہ کی قسم کھانا شرک ہے اور ادھر اللہ تعالیٰ خود غیر اللہ کی قسم کھا رہا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جب غیر اللہ کی قسم نہ کھانے کی بات کرتے ہیں تو آپ کے پیشِ نظر معبودانِ باطلہ ہوتے ہیں جن کی قسم کھانا مشرکانہ فعل ہے۔ یعنی خدا کے مقابل پر کسی اور وجود کی قسم کھائی جائے تو وہ شرک ہے۔ والعصر میں خدا نے اپنے مقابل پر تو زمانہ کی قسم نہیں کھائی۔ اللہ تعالیٰ جب زمانہ کی قسم کھاتا ہے تو مراد یہ ہوتی ہے کہ ایسا زمانہ آنے والا ہے یا آ چکا ہے جو اس بات پر گواہ بن جائے گا کہ انسان بحیثیت مجموعی گھاٹے میں ہے اور پھر إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ الخ کہہ کر اُن لوگوں کو مستثنیٰ کر دیا جو خدا اور اس کے رسول پر ایمان لے آئے اور ایمان کے بعد نیک اعمال بجا لائے اور حق و حکمت اور صبر و رضا کے ساتھ نصیحت کرتے رہے۔ پس اس سے جہاں قسم کی حقیقت واضح ہو جاتی ہے وہاں وہ اعتراض بھی خود بخود گر جاتا ہے جو کسی کے دل میں پیدا ہو سکتا ہے۔

حجرِ اسود کہاں سے آیا تھا؟

ایک دوست نے حجرِ اسود کے بارہ میں سوال کیا۔ حضور نے فرمایا، یہ بڑا پُرانا سوال ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زمانہ میں بھی ہوا تھا۔ آپؐ نے فرمایا تھا کہ جب پہلی بار

نہ کعبہ تعمیر ہُوا تو یہ پتھر اس کے لئے آسمان سے اُترا تھا۔ اور جب زمین میں داخل ہُوا تو یہاں کے گناہوں سے آلودہ ہو کر کالا سیاہ ہوگیا۔ حالانکہ جب آسمان سے چلا تھا تو بالکل سفید پتھر تھا۔ اس ارشادِ نبویؐ سے صاف پتہ چلتا ہے کہ تمثیلی زبان میں بات ہو رہی ہے کیونکہ پتھر کے تو کوئی گناہ نہیں ہوتے اور نہ گناہ اُن پر اثر کرتے ہیں۔ عین ممکن ہے کہ وہ علاقہ جہاں خانۂ کعبہ تعمیر ہُوا وہاں آسمان سے شہب گرے ہوں اور اللہ تعالیٰ کا یہ منشاء ہو کہ پہلے خانۂ خدا میں جو پتھر استعمال ہوں وہ ظاہری صورت میں بھی آسمان سے آئے ہوں۔ اور اُن پر ارشادِ نبویؐ بالکل صادق آتا ہے کہ اگر آسمان سے پُوری طرح سفید پتھر بھی چلے تو جب وہ زمین کی کثیف فضا میں داخل ہوتا ہے تو اس کو آگ لگ جاتی ہے۔ پتھر کا جو حصّہ نیچے پہنچتا ہے وہ جھلس کر سلیٹی یا کالی رنگت میں بدل جاتا ہے۔ یہ ہرگز بعید نہیں کہ ایسا واقعہ ہُوا ہو اور وہ پتھر جو گرے ہوں وہ خانۂ کعبہ کی بنیادوں میں استعمال کئے گئے ہوں۔ یہ نہ عقل کے خلاف ہے نہ سائنسی مشاہدہ کے خلاف ہے نہ موقع و محل کے مضمون کے خلاف ہے۔ یہ بات بھی تاریخی طور پر ثابت ہے کہ خانۂ کعبہ پر کئی دَور آئے ہیں۔ امتدادِ زمانہ سے یہ گھر مٹتا بھی رہا پھر بنتا رہا۔ رفتہ رفتہ پُرانے پتھر ضائع ہوگئے۔ صرف یہی ایک پتھر بچا ہُوا ہے۔ جسے آغاز کی یاد کے طور پر سنبھال کر رکھا ہُوا ہے۔ اس سے محبت اور عشق ایک قدرتی بات ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ اس کو بوسہ دیتے وقت یہ فرمایا کرتے تھے کہ تو ایک پتھر ہی تو ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم کو چومتے نہ دیکھا ہوتا تو ہرگز تجھے بوسہ نہ دیتا۔ اس سے شرک کا جو احتمال تھا اس کی نفی ہو جاتی ہے۔

تقدیر اور اس کی حقیقت

تقدیر سے متعلق ایک دوست کے سوال پر حضور نے فرمایا، یہ سوال اپنی ذات میں جائز ہے اور درست ہے۔ لیکن ہر سوال کا نہ تو پوری طرح مفہوم بیان کیا جا سکتا ہے۔ اور نہ ہر سوال کا جواب ہر ایک کی سمجھ میں آسکتا ہے۔ اسی لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم نے جن سوالوں سے منع فرمایا ان میں ایک تقدیر کا سوال بھی تھا۔ آپ نے خاص طور پر زور دے کر فرمایا کہ تقدیر کا مسئلہ تمام عقلوں سے بالا ہے۔ اس پر زیادہ سوال نہ کیا کرو۔ اس مسئلہ میں زیادہ تردّد نہ کیا کرو۔ ہو سکتا ہے تم ٹھوکر کھا جاؤ۔ اور گمراہ ہو جاؤ۔

فرمایا، یہ جو کہا جاتا ہے کہ موت کا دن مقرر ہے، طریقہ مقرر ہے محض ایک موہوم خیال ہے۔ جس پر تقدیر جیسے اہم اور پیچیدہ مسئلے کی بُنیاد نہیں رکھی جا سکتی۔ تقدیر کے متعلق اس طرح کی باتیں کرنا ایک بہت غیر معقول طریقہ ہے۔ اور اندھیرے میں ٹامک ٹوئیاں مارنے کے مترادف ہے۔ اور سوال کو فی ذاتہٖ لغو بنا دیتا ہے۔ تقدیرِ الٰہی ایک بہت ہی مشکل اور سنجیدہ مضمون ہے۔ اکثر فلاسفر اپنی عُمریں ضائع کرنے کے باوجود اس مسئلہ کو حل نہ کر سکے۔ حضور نے فرمایا اس سوال کی بُنیاد خالصتہً قرآن اور حدیث پر ہونی چاہیئے۔ قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ تقدیر موجود ہے۔ ہر چیز اللہ تعالیٰ کی تقدیر میں بندھی ہوئی ہے۔ وہ کس قسم کی تقدیر ہے اور کس طرح رُو بہ عمل آتی ہے اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم سے استنباط کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ ایک تقدیر عام ہے اس کے تابع جو کچھ دُنیا میں ہو رہا ہے وہ ایک قانون کے تابع ہے جس کو کوئی بدل نہیں سکتا۔ ہر چیز جو اس قانون کے دائرہ میں آتی ہے وہ متاثر ہوتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کو پہلے سے علم ہے کہ کون اس کے قانون کی کب خلاف ورزی کرے گا۔ لیکن جو قانون سے ٹکراتا ہے اور سزا پاتا ہے وہ خدا کے علم کی وجہ سے نہیں پاتا۔ بلکہ چونکہ اُس نے سزا پانی تھی اس لئے خُدا کے علم میں ہے۔ یہ ہے اصل مضمون جس کو نہ سمجھنے کی وجہ سے اکثر لوگ ٹھوکر کھا جاتے ہیں۔ حضور نے تفصیل سے بتایا کہ اللہ تعالےٰ کا کوئی ایسا ریکارڈنگ سسٹم ہے جس میں ہر چیز محفوظ ہوتی چلی آرہی ہے۔ کائنات کے ہر ذرہ کی ہر حرکت اس ریکارڈ پر آجاتی ہے۔ پھر خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایک حساب چل رہا ہے اس حساب سے کوئی چیز باہر نہیں۔ یہاں تک کہ اربہا ارب سال پہلے جب کائنات کا آغاز ہُوا ہے اس کی ریڈیائی لہریں آج تک موجود ہیں۔ اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ خُدا تعالیٰ کا نظام کتنا حیرت انگیز طور پر ہر چیز کو منضبط کر رہا ہے۔ اس لئے یہ بات قطعی ہے کہ خدا تعالیٰ نے کائنات پیدا کی۔ اس میں کامل نظام بنایا۔ جو ہر چیز پر حاوی اور جاری و ساری ہے۔ چنانچہ آیتِ کریمہ

وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ۔

اسی طرف اشارہ کرتی ہے۔

پس خدا تعالیٰ نے قوانین مقرر فرما دیئے ہیں۔ جو چیزیں ان قوانین کے تابع رُو بہ عمل آتی ہیں اور قوانینِ قدرت کی چار دیواری کے اندر رہتی ہیں وہ محفوظ رہتی ہیں۔ اور ترقی کرتی چلی جاتی ہیں۔ جو ان کو ردّ کر دیتی ہیں اور ان سے مستغنی ہو جاتی ہیں وہ لازماً مار کھا جاتی ہیں یہ تو صحیح ہے کہ ان سب چیزوں پر خدا کا علم حاوی ہے۔ لیکن قانونِ قدرت سے ٹکرانے کی وجہ سے جو مختلف حادثات رُونما ہوتے ہیں اُن کے متعلق یہ کہنا تو درست ہے کہ وہ خدا کے علم میں تھے۔ لیکن یہ کہنا غلط ہے کہ علم کی وجہ سے وقوع پذیر ہوئے۔ تقدیرِ الٰہی کا یہ وہ حقیقی تصور ہے جس کے سامنے اِس مسئلہ پر اُٹھنے والے بعض سوالات خود بخود گر جاتے ہیں۔ یہ ایک بہت وسیع اور مشکل مضمون ہے۔ اس کے متعلق عدمِ علم کی وجہ سے غلط مفروضے بنا کر اعتراض کئے جاتے ہیں۔

سُود اور تجارتی نفع میں کیا فرق ہے؟

ایک دوست کے سوال پر کہ ایک شخص بنک میں روپیہ جمع کرواتا ہے اور مقررہ شرح کے مطابق نفع لیتا ہے جسے سُود کہا جاتا ہے۔ اور یہ ناجائز ہے۔ لیکن ایک دُوسرا شخص اپنے روپیہ سے بلڈنگ بنا کر کرایہ پر دے دیتا ہے تو یہ جائز ہے۔ حضور نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے اس سوال کو خود قرآن کریم میں بیان فرمایا ہُوا ہے کہ بعض لوگ کہتے ہیں تجارت اور ربٰوا تو ایک جیسی چیزیں ہیں۔ مگر اللہ نے ایک کو حلال اور دوسری کو حرام قرار دیا۔ اس مسئلہ کو باریک نظر سے دیکھا جائے تو فرق نمایاں ہے۔ مثلاً عمارت بنوانا اقتصادیات اور قانونِ قدرت کے طبعی قوانین کے تابع ہے۔ عمارت بنواتے وقت کچھ خطرات مول لینے پڑتے ہیں۔ مثلاً غلط قسم کا میٹریل استعمال ہونے کی وجہ سے عمارت کے منہدم ہو کر یا طبعی قانون کے تابع زمین دھنس جانے کی وجہ سے روپیہ ضائع بھی ہو سکتا ہے۔ اور کبھی اچانک اقتصادی حالات بدلتے ہیں تو اس کی قیمت گر جاتی ہے۔ پھر عمارت کی MAINTENENCE کی ذمّہ داریاں ہیں جو مالک ادا کرتا ہے۔ لیکن اس کے برعکس جہاں تک سُود کی آمد کا تعلق ہے وہ ایک مقررّہ منافع ہے جس میں کوئی تبدیلی نہیں۔ اور روپیہ رکھوانے والے کی کوئی ذمّہ داری نہیں ہے۔ اگر بنک میں اس کا سارا روپیہ ضائع بھی ہو جائے تب بھی قانوناً بنک اس کو واپس کرنے کا ذمّہ دار ہے۔ یہ اس مسئلہ کے گہرے مطالعہ سے سُود کی حُرمت اور تجارت کی حلّت میں ایک اور بنیادی اور حقیقی فرق نظر آتا ہے کہ سُودی کاروبار کرنے والوں کے درمیان ہونے والے معاہدہ کی رُو سے نہ کوئی تعمیری کام ہوتا ہے نہ کوئی چیز PRODUCE ہوتی ہے۔ جبکہ مکان بناتے میں بنی نوعِ انسان کے مفادات وابستہ ہیں۔ سُودی نظام سے ایسی سوسائیٹی پروان چڑھتی ہے جس کی اپنی شمولیت اقتصادی معاملات میں کم ہوتی چلی جاتی ہے۔ سارا روپیہ ایسے ہاتھوں میں جا کر اقتصادی کاروبار چلاتا ہے جس کے نتیجہ میں سرمایہ داری کو تقویت ملتی ہے۔ اور عوام الناس کا ان لوگوں سے اقتصادی فاصلہ بڑھتا چلا جاتا ہے۔ ایسی صُورت میں روپیہ پر منافع محض ایک دھوکہ بن کر رہ جاتا ہے۔ کیونکہ اس طرح جب بڑے لوگوں کے ہاتھ میں روپیہ اکٹھا ہو کر بڑی بڑی اقتصادی مشین چلاتا ہے تو اس صورت میں یہ فیصلہ کرنا ان کے بس میں ہوتا ہے کہ فرد نے روپیہ پر جو منافع لیا ہے، اس کا فائدہ اس کو پہنچائیں یا نہ پہنچائیں چنانچہ جب وہ فائدہ نہیں پہنچانا چاہتے تو INFLATION یعنی افراطِ زر کا رُخ تیز کر کے روپے کی قیمت گرا دیتے ہیں۔ جبکہ مکان بنوانے میں الّا ماشاء اللہ یہ صورت نہیں ہوتی۔ سُودی روپیہ کا انفرادی سوسائیٹی میں بھی دھوکا ہو رہا ہے۔ اور قومی طور پر بھی۔ غریب قومیں سُودی نظام کی چکّی میں پِس رہی ہیں۔ بڑی طاقتیں ان کا خُون چُوس رہی ہیں۔ بظاہر منافع کی صُورت میں جو ملتا ہے اس سے کہیں زیادہ افراطِ زر کی وجہ سے پیسے کی قیمت گر جاتی ہے۔ اور روپیہ منفی قدر اختیار

ملفوظات

"اے خُدا کے بندو! دِلوں کو صاف کرو اور اپنے اندر دلوں کو دھو ڈالو"
(رازِ حقیقت صفحہ ۴)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

پیشکش: گلوب ربر مینوفیکچرز۔ رابندرا سارانی۔ کلکتہ ــ ۷۰۰۰۷۳
فون: 24-3272 — 27-0441
گرام: "GLOBEXPORT"

کرجاتا ہے۔ لیکن اگر کسی نے مکان بنانے کے لئے پلاٹ خریدا ہو تو قیمت دُگنی تگنی ہوجاتی ہے۔ یہ تجارت ہے اور وہ سُود ہے۔ قرآن کریم نے سُود سے منع کیا اور تجارت کی اجازت دی جو حکمتوں پر مبنی ہے۔

قبر کا عذاب

عاقبت کی فکر میں عذابِ قبر۔ حشر و نشر اور جزا و سزا کی حقیقت معلوم کرنے کے لئے ان مجالس میں سوالات ہُوئے۔ حضور نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے مختلف افراد سے قبر کے عذاب کی مختلف نوعیتوں پر روشنی ڈالی۔ آپ نے فرمایا، مرنے کے بعد ہر رُوح کے مزاج اور حالات کے مطابق ایک شعور بیدار ہوگا۔ اور وہ شعور اس کو یہ بتائے گا کہ وہ کس سمت کی طرف جارہا ہے۔ طمانیت کی طرف جارہا ہے یا بے چینی کی طرف۔ دونوں قسم کے آثار اس پر کھلتے چلے جائیں گے۔ حشر و نشر سے پہلے قبروں میں رہنے کا ایک بہت لمبا زمانہ ہے۔ جس کی مثال ماں کے پیٹ میں جنین کی ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ جنین نے اپنے سفر کا آغاز ایک کیڑے کی حالت میں کیا، جب کہ مرنے کے بعد انسانی رُوح اپنے سفر کا آغاز ایک باشعور ہستی ہونے کی حالت میں کرتی ہے۔ پیدائش اوّل نفسِ واحدہ سے ہُوئی تو پیدائش ثانی بھی نفسِ واحدہ کی طرح ہوگی۔ اور نفسِ واحدہ کی پیدائش کس طرح ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا غور کرو۔ ماں کے پیٹ میں ہم تمہیں کیا شکلیں دیتے ہیں۔ جس طرح وہ خلق ہوتی ہے اسی طریق پر اُخروی خلق بھی ہوگی۔ مرنے کے بعد حشر و نشر تک کا سارا فاصلہ طے کئے جانے کے دوران وہ اس دُنیا سے منقطع نہیں ہوں گے۔ اُن سے جب پوچھا جائے گا کہ کتنا عرصہ دُنیا میں رہے تو وہ کہیں گے یَوۡمًا اَوۡ بَعۡضَ یَوۡمٍ۔ ایک دن یا دن کا بھی ایک معمولی حصہ جو بہت ہی تھوڑا عرصہ ہے۔ گزرا ہُوا وقت جتنا پیچھے رہ جائے اتنا چھوٹا دکھائی دیتا ہے۔ دُنیا کی زندگی کی مثال دے کر بتا دیا کہ یوم حشر کا فاصلہ بھی چند لمحوں سے زیادہ محسوس نہیں ہوگا۔ گویا ایک ثانیہ آیا۔ اور گزر گیا۔ یہ سارا زمانہ جس میں مختلف حالتیں رُونما ہوتی ہیں قبر کا زمانہ ہے جو وسیع دَور پر ممتد ہے۔ تاہم اس سے مُراد وہ ظاہری قبر نہیں جس میں تدفین عمل میں آتی ہے بلکہ کوئی اَور قبر ہے جس کے متعلق حدیث میں آتا ہے کہ مرنے والا اگر نیک ہے تو جنّت کی خوشگوار ہوا کی اور اگر بُرا ہے تو جہنم کی کھڑکیاں کُھل جاتی ہیں۔ اس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ رسُولِ اکرم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم جس قبر کی بات کر رہے ہیں وہ یہ ظاہری قبر نہیں ہے اور نہ مادی جسم کا قبر کے عذاب سے کوئی تعلق ہے۔

ایک متبرّک یادگار

الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ کی انگوٹھی جو حضور نے اُنگلی میں پہن رکھی ہے، حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے ایک الہام کی بابرکت یادگار ہے۔ جسے اب جماعتی ورثہ کے طور پر خلیفہ وقت کو منتقل کردیا جاتا ہے۔ اس کے متعلق ایک دوست نے سوال کیا کہ اس متبرک انگوٹھی کو بوسہ دینے سے شرک تو نہیں ہوجائے گا۔ حضور نے فرمایا اس کو بوسہ دینا اور محبت کا اظہار کرنا اگر تو محبّت کی حد تک رہے تو شرک نہیں ہے۔ اگر اس میں نامناسب تعظیم کا عنصر داخل ہوجائے کہ گویا اس انگوٹھی کو بوسہ دینے کے نتیجہ میں یہ سمجھ لیا جائے کہ انسانی ہونٹ جو کچھ کریں گے ان میں ایک برکت جاری ہوجائے گی تو یہ فعل شرک پر منتج ہوگا۔ پس براہِ راست بوسہ دینے میں تو کوئی شرک نہیں ہے۔ لیکن کیا سمجھ کر بوسہ دے رہے ہیں یہ اصل سوال ہے۔ اگر تو یہ ویسے ہی محبت اور پیار کے اظہار کے طور پر ہے جیسے لوگ اپنے دوستوں اور پیاروں کی یادوں کو چُومتے ہیں تو یہ شرک نہیں۔ لیکن اگر اس انگوٹھی میں الٰہی صفات تصوّر کی جائیں تو یہ فعل شرک بھی بن سکتا ہے۔۔ اس لئے عمومی فتویٰ نہیں دیا جاسکتا۔ ہوسکتا ہے کہ بوسہ دینے والوں میں شرک کا بیج بھی آجائے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیوں کی بھاری اکثریت شرک سے کلیتہً پاک ہے۔ وہ تو اس انگوٹھی کو اللہ تعالیٰ کے پیار کے اظہار کی بابرکت یاد کے طور پر لیتے ہیں۔ اور اس سے اس لئے پیار کرتے ہیں کہ یہ بابرکت انگوٹھی ہمارے ایک محبُوب کی اُنگلی میں بڑی دیر تک رہی ہے۔ اس لئے اس کو بوسہ دینا شرک نہیں ہے۔

گُمنام سوالات نہ کریں

علم و عرفان کی مجالس میں سوالات کرنے کے بارہ میں بھی حضور نے اُصولی ہدایت دی۔ آپ نے فرمایا، بعض لوگ تحریری سوالات بھجواتے وقت اپنا نام نہیں لکھتے، ایسے دوستوں کے متعلق حضور نے فرمایا کہ ان کو اپنا نام لکھ دینا چاہیئے۔ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ بلکہ فائدہ ہے۔ بے نام کے جب سوال ہوتے ہیں تو اُن میں غیر ذمّہ داری بھی آجاتی ہے۔ کئی سوالات جن میں نام نہیں لکھا جاتا وہ دراصل سوال کرنے والے کی اس اندرونی حالت کو ظاہر کرتے ہیں کہ اُن کے دِل میں تھوڑی سی کھٹک ہوتی ہے کہ یہ پتہ نہ لگے کہ سوال کرنے والا کون ہے۔ ایسے سوالوں کا جواب دینا بھی مناسب نہیں ہے۔ بہتر یہی ہے کہ احساسِ ذمّہ داری کے پیشِ نظر جرأت کے ساتھ اپنا نام لکھا کریں۔ گمنام خطوط یا شکایات سے قوم میں منافقت اور بُزدلی پیدا ہوتی ہے۔ اِسی لئے ہماری جماعت کا یہ دستور ہے کہ ایسی صُورت میں کوئی کارروائی نہیں کی جاتی۔

دُوسرے اختلافی مسائل سے متعلق روزمرّہ کے سوالات پر تفصیلی بحثیں ہوچکی ہیں جو CASSETTES کی شکل میں مُہیّا ہیں اُن میں مسائل کو خُوب کھنگالا گیا ہے۔ اس لئے ایسے مسائل بھی بار بار نہیں اُٹھانے چاہئیں۔ علمی مجالس میں ایسے سوالات آنے چاہئیں جو واقعۃً ذہن میں کوئی خلش پیدا کرتے ہیں۔ اور ان کا جواب عام طور پر ہمارے لٹریچر میں موجود نہیں۔

اگر جنّت دائمی ہے تو حضرت آدمؑ کو جنّت سے کیوں نکالا گیا؟

ایک بچے نے یہ سوال کیا کہ قرآنِ کریم میں مومنوں کو جنّت کی بشارت دی گئی ہے۔ جس میں ہمیشہ رہتے چلے جائیں گے۔ لیکن حضرت آدمؑ کو اس جنّت سے نکال دیا گیا۔ اس کی کیا وجہ تھی؟ حضور نے فرمایا اس لئے کہ جس جنّت میں مومنوں نے جانا ہے حضرت آدمؑ اُس جنت سے آئے ہی نہیں تھے۔ یہ کہنا کہ آسمان پر کوئی جنّت تھی جہاں سے حضرت آدمؑ کو نکال کر نیچے پھینکا گیا تھا صحیح نہیں۔ حضرت آدمؑ والی جنّت سے مراد شریعت کی ایک ایسی جنّت ہے جس میں سے انسان کو بار بار نکالا جاسکتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم سے یہ پتہ چلتا ہے کہ حضرت آدمؑ جس جنّت سے نکالے گئے تھے اسی ابتلاء میں اَور بھی کئی لوگ مبتلا ہوسکتے ہیں۔ جو اس دُنیا میں رہتے ہیں اور جنّت میں ابھی داخل ہی نہیں ہُوئے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ لَا یَفۡتِنَنَّکُمُ الشَّیۡطٰنُ کَمَاۤ اَخۡرَجَ اَبَوَیۡکُمۡ مِّنَ الۡجَنَّۃِ۔

(الاعراف آیت ۲۸)

دیکھنا! جس طرح شیطان نے فتنے میں ڈال کر اور دھوکا دے کر تمہارے ماں باپ کو جنّت سے نکال دیا تھا اسی طرح تمہیں بھی کہیں ابتلاء میں نہ ڈال دے۔

اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ کوئی ایسی جنّت ہے جو اس دُنیا میں ساتھ ساتھ پھرتی ہے۔ اور بار بار پیدا ہوتی ہے اور جیسا کہ قرآن کریم سے ثابت ہے (باقی دیکھئے صفحہ ۱۰ پر)

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸-۱۹-۲۰ ربفتح (دسمبر) ۱۳۶۲ھش / ۱۹۸۳ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا!

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸-۱۹-۲۰ ربفتح (دسمبر) ۱۳۶۲ھش / ۱۹۸۳ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔ احباب اس عظیم رُوحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں۔ جن احباب کے پاس ربوہ کا ویزا ہو اور وہ جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت کی خواہش رکھتے ہوں وہ جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کے بعد جلسہ سالانہ ربوہ میں تشریف لے جاسکتے ہیں۔ اور قادیان و ربوہ کے رُوحانی اجتماعوں سے مستفید ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ احباب کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ زیادہ سے زیادہ اس رُوحانی اجتماع میں شرکت فرما سکیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

خُدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھُوَ النَّاصِرُ

کراچی میں معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے اور بنوانے کے لئے تشریف لائیں!

الرّؤف جیولرز

۱۶- خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری، شمالی ناظم آباد، کراچی
(فون نمبر ۔ ۶۱۷۰۶۹)

مرکز احمدیت قادیان میں

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا چوتھا سالانہ اجتماع کامیابی کے ساتھ بخیر و خوبی منعقد ہوا

ہندوستان کے مختلف علاقوں سے نمائندگان کی شرکت ۔ دلچسپ روحانی علمی اور تفریحی پروگرام

رپورٹ مرتبہ:- مکرم مولوی شیخ مسعود احمد صاحب ایس رکن مجلس انصار اللہ حیدرآباد (آندھرا)

قادیان ۲۱ اکتوبر۔ مرکز احمدیت میں مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا چوتھا سالانہ (دو روزہ) اجتماع مورخہ ۱۲ اخاء (اکتوبر) کو دعاؤں اور ذکر الٰہی کے ساتھ شروع ہوا بوقت سحر نماز تہجد باجماعت ادا کرنے کے لئے اطفال الاحمدیہ اور خدام الاحمدیہ نے صلّی علیٰ نبیّنا صلّی علیٰ محمد کے ترانہ کے ساتھ انصار اللہ کو جگایا۔ محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے ساڑھے چار بجے تہجد کی نماز باجماعت پڑھائی اور بعد نماز فجر محترم مولوی حکیم محمد دین صاحب نے انصار اللہ کے تعلق سے قرآن مجید کا درس دیا۔ بعدہٗ بہشتی مقبرہ قادیان میں مزار مبارک پر اجتماعی دُعا ہوئی پروگرام کے مطابق اجتماعی ناشتہ کے بعد ۸½ بجے صبح انصار اللہ کے اجتماع کا تقریری پروگرام شروع ہوا

تقریری پروگرام کے لئے مدرسہ احمدیہ کی عمارت میں قناتیں اور شامیانے لگا کر بہت پُررونق اور خوبصورت اجتماع گاہ تیار کی گئی تھی

افتتاحی اجلاس

۱۲ اخاء (اکتوبر) کو ساڑھے آٹھ بجے جلسہ کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ اجلاس کی صدارت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے فرمائی۔ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ نے نہایت خوش الحانی سے قرآن مجید کی تلاوت فرمائی بعدہٗ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے لوائے انصار اللہ لہرانے کی تقریب ادا فرمائی عہد انصار اللہ مکرم عبدالقادر صاحب دہلوی نائب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے تمام انصار سے دہرایا اور اس کے بعد مکرم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر درویش نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

چونکہ سیدنا و امامنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے موجودہ دورہ کے سبب مصروف ہیں۔ اس لئے حضور کا تازہ پیغام انصار اللہ کے اس اجتماع کیلئے موصول نہ ہو سکا۔ چنانچہ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے بانی مجلس انصار اللہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک پیغام تاریخ احمدیت سے مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان نے پڑھ کر سنایا بعد ازاں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ نے اجلاس سے افتتاحی خطاب فرمایا۔ اور بتایا کہ مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کا آج پہلا دن اور پہلا اجلاس ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیرونی نمائندگان کی تعداد پچھلے اجتماعات سے زیادہ ہے۔ الحمد للہ پروگرام میں علماء اور نمائندگان کی جو تقاریر ہیں احباب اُن کو توجہ اور غور سے سُنیں اور اپنا وقت نیکی اور روحانی مصروفیات میں صرف کریں۔ آپ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انصار کی قربانیوں کو وضاحت سے بیان فرمانے کے بعد فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے قائم کردہ خلیفہ نے ہمیں انصار اللہ کہہ کر پکارا ہے تو ہمیں اپنی ذمہ داریاں کو ادا کرنے کی توفیق اللہ تعالیٰ سے مانگتے رہنا چاہیئے۔ خطاب کے اختتام پر اجتماعی و افتتاحی دُعا فرمائی۔ اس کے بعد مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے مجلس انصار اللہ مرکزیہ بھارت کی سالانہ رپورٹ پڑھ کر سُنائی۔ اس اجلاس میں چھ تقاریر ہوئیں۔ محترم مولوی حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ نے سیرت صحابہ حضرت رسول کریم صلعم اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عنوان پر جامع تقریر فرمائی اور محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے انچارج وقف جدید نے ذکر حبیب کے موضوع پر ایمان افروز واقعات سنائے۔ بعدہ انصار اللہ کی ذمہ داریاں کے عنوان پر محترم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ نے تقریر فرمائی اور مکرم مولوی خورشید احمد صاحب پربھاکر نے کشتی نوح اور گیتا گیان کے موضوع پر روشنی ڈالی بعدہ مکرم عبدالرب صاحب زعیم مجلس انصار اللہ بھدرک اور ناظم ضلع بالاسور اڑیسہ نے متعلقہ مجالس کی خوشکن رپورٹ پیش کی آخری تقریر مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی تھی آپ نے غلبۂ اسلام اور انصار اللہ کے عنوان پر روشنی ڈالی

اجلاس دوم

بعد نماز ظہر و عصر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے اجتماعی طور پر جملہ انصار کو دوپہر کا کھانا پیش کیا گیا بعدہٗ ٹھیک ۲½ بجے محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے کی زیر صدارت دوسری نشست منعقد ہوئی جس میں مکرم ماسٹر محمد یوسف صاحب گوندہ کی تلاوت اور مکرم فضل الٰہی خان صاحب کی نظم خوانی کے بعد بہ تفصیل ذیل چھ تقاریر ہوئیں۔ محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر امور عامہ نے انصار اللہ کے مقام پر نہایت مؤثر انداز میں روشنی ڈالی بعدہ محترم مولوی منظور احمد صاحب انچارج احمدیہ لائبریری نے نظام خلافت اور انصار اللہ کے عنوان پر تقریر فرمائی تیسری تقریر محترم ماسٹر محمد الیاس صاحب خان ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول کی تھی آپ نے اپنے قبول احمدیت کے بعض ایمان افروز واقعات سُنا کر حاضرین کے ایمان میں تازگی پیدا کی۔ بعدہٗ مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل قائد عمومی نے میدان تبلیغ میں یوپی میں قیام کے دوران پیش آنے والے بعض ایمان افروز واقعات سُنا کر حاضرین کو محظوظ کیا۔ بعد ازاں عباد الرحمٰن کی صفات پر محترم الحاج مولوی محمد عبداللہ صاحب بی۔ ایس۔ سی۔ زعیم مجلس انصار اللہ حیدرآباد و ناظم اعلیٰ مجالس انصار اللہ آندھرا پردیش نے تقریر فرمائی اور سورۂ فرقان میں بیان شدہ بعض صفات کا اچھے انداز میں ذکر فرمایا۔ اس اجلاس کی آخری تقریر محترم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم اے زعیم مجلس انصار اللہ کلکتہ و ناظم اعلیٰ مجالس انصار اللہ بنگال کی تھی آپ نے بنگال میں انصار اللہ کی سرگرمیاں کے عنوان پر تقریر کی اور دلچسپ و ایمان افروز واقعات سُنائے اس کے ساتھ ہی دوسرے اجلاس کا یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

دوسرا دن

مورخہ ۱۳ اخاء (اکتوبر) کے روز بھی چار بجے صبح اطفال الاحمدیہ اور خدام الاحمدیہ نے صلّی علیٰ نبیّنا صلّی علیٰ محمد کے ترانہ کے ساتھ انصار اللہ کو بیدار کیا اور سب انصار نے مسجد مبارک میں پہنچ کر مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب کی اقتداء میں نماز تہجد ادا کی۔ نماز فجر کے بعد محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے درس ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام انصار اللہ کے تعلق میں دیا۔ بعد اختتام درس انصار اللہ بہشتی مقبرہ اجتماعی دُعا کے لئے تشریف لے گئے۔ جہاں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی نے مزار مبارک پر اجتماعی دُعا کروائی۔ اور اس کے بعد انصار نے اپنے اپنے گھروں پر جا کر تلاوت قرآن مجید فرمائی۔ اور تعلیم الاسلام ہائی سکول کی عمارت ہی پہنچ کر اجتماعی ناشتہ میں شرکت کی۔ بعدہٗ تقریری پروگرام شروع ہوا۔

سالانہ اجتماع کے دوسرے روز مورخہ ۱۳ اکتوبر کو ساڑھے آٹھ بجے صبح زیر صدارت مکرم و محترم مولوی بشیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم مخدوم حسین صاحب، قادیان نے کی۔ نظم "ہے دست قبلہ نما لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ" مکرم نذیر احمد صاحب ٹیلر درویش قادیان نے وجد آفرین آواز میں سُنائی اس اجلاس کی پہلی تقریر محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے اصلاح معاشرہ کے عنوان پر فرمائی اور اپنی عالمانہ تقریر میں انصار اللہ اور حاضرین پر اصلاح معاشرہ کی ضرورت کو واضح فرمایا بعدہٗ مکرم مولوی محمد عمر علی صاحب فاضل نے تلاوت قرآن مجید اور ترجمہ و تفسیر سیکھنے کی برکات کے عنوان پر تقریر فرمائی آپ نے بتایا کہ تلاوت قرآن مجید کی کیا برکات ہیں اور ترجمہ و تفسیر سیکھنے کی کیا ضرورت ہے تیسری تقریر والدین کا بچوں کی تربیت کے تعلق سے تعاون کے عنوان پر مکرم سید شہامت علی صاحب سائنس ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان نے کی ازاں بعد محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے مؤلف اصحاب احمد نے قبولیت دُعا کے ایمان افروز واقعات سُنا کر ایمانوں میں بیداری و تازگی پیدا فرمائی۔ آج کی خاص تقریر مکرم و محترم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد ایم اے مبلغ جاپان و انگلستان کی تھی۔ آپ نے اپنی ایمان افروز تقریر میں فرمایا کہ ۱۶ سال کے بعد خاکسار کو قادیان آنے کی سعادت و شرف مل رہا ہے اور مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے خطاب کا موقع دیکر نوازا ہے آپ نے فرمایا کہ سکون قلب کی تمام دُنیا متلاشی ہے اور حقیقی اطمینان و سکون اللہ تعالیٰ کی معرفت اور اللہ تعالیٰ سے دل لگانے میں ملے گا۔ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب۔ اس کی وضاحت فرمائی۔ اور آپ نے ایمان افروز تبلیغی حالات و واقعات کے علاوہ والد بزرگوار حضرت مولانا ابو العطاء صاحب مرحوم و مغفور کے بھی دو ایمان افروز واقعات سے سامعین کو محظوظ فرمایا۔ محترم مبلغ صاحب جاپان کی معلومات افزا تقریر کے بعد مکرم مولوی محمد احمد صاحب کالا افغاناں درویش قادیان نے مضافات میں تبلیغ اور جماعتیں قائم ہونے کی تفصیل بیان فرمائی۔ اس کے بعد مکرم پی سلیمان صاحب نومسلم بنگال نے پگڑی پہن کر اپنے قبول احمدیت کے تعلق سے تقریر کی۔ اور بتایا کہ میں نے احمدیت کو کیوں قبول کیا۔ ازاں بعد مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم اے ناظم اعلیٰ بنگال نے قبولیت دُعا کے نشانات واقعاتی رنگ میں دلچسپ انداز میں بیان کر کے حاضرین کے ایمانوں میں تازگی پیدا کی۔ اس کے بعد مکرم حمید اللہ صاحب افغانی ناظم اعلیٰ یو۔ پی نے یو۔ پی میں مجلس انصار اللہ کی سرگرمیوں کی رپورٹ پیش کی ازاں بعد مکرم مخدوم حسین صاحب قادیان نے اپنے قبول احمدیت کے متعلق وقت کی رعایت سے مختصر واقعات سنائے اس کے بعد حسین خان صاحب ایرنگ نے تقریر کی

(باقی صفحہ ۱۰ پر)

قادیان دارالامان میں

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا چھٹا اور اطفال الاحمدیہ کا پانچواں کامیاب سالانہ اجتماع

ہندوستان کی ۲۷ مجالس کے ۶۴ نمائندگان کی شمولیت اور مختلف قسم کے علمی ذہنی اور ورزشی مقابلہ جات کا پروگرام

رپورٹ مرتبہ:۔ مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم بعاونت مکرم مولوی شکیل احمد صاحب طاہر

ادھر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع ختم ہوا ادھر خدام میں اپنے سالانہ اجتماع کے انعقاد کے لئے ایک عظیم جوش و خروش شروع ہوا۔ ایک عجیب قسم کی رونق گہما گہمی چہل پہل آرہی تھی ڈیوٹیوں میں مستعدی یہ تمام مناظر کچھ عجیب پُر کیف اور پُر لطف ہوتے ہیں۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان کے زیر اہتمام مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کا چھٹا اور مجالس اطفال الاحمدیہ بھارت کا پانچواں سہ روزہ کامیاب ترین سالانہ اجتماع مورخہ ۱۴ / ۱۵ / ۱۶ اکتوبر ۱۹۸۳ء کو خالصۃً روحانی و دینی ماحول میں منعقد ہو کر مختلف علمی۔ ذہنی۔ ورزشی مقابلہ جات کے ساتھ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علی ذلک۔

گذشتہ پانچ سالہ تجربات کو سامنے رکھتے ہوئے جب خدام نے اپنے اجتماع کے پروگراموں کو پیش کیا تو اس کے حسن کی ایک عجیب شان تھی۔ اس عظیم اجتماع کے روحانی علمی اور ورزشی پروگراموں کی ایک جھلک پیش کرنے سے پہلے اجتماع سے قبل ترتیب دیئے گئے پروگراموں کا جائزہ پیش خدمت ہے

مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان و نگران اعلیٰ اجتماع نے اجتماع سے کافی عرصہ قبل جملہ انتظامات کو خوش اسلوبی اور بہترین رنگ میں پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے مندرجہ ذیل خدام پر مشتمل ایک سب کمیٹی برائے اجتماع تشکیل فرما دی تھی۔

مکرم مولوی جلال الدین صاحب نیّر	صدر کمیٹی
مکرم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر	سیکرٹری
مکرم مولوی خورشید احمد صاحب انور	ممبر
مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر	ممبر
خاکسار منیر احمد خادم	ممبر
مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی	ممبر
مکرم ادریس احمد صاحب اسلم	ممبر

سب کمیٹی نے اجتماع سے قبل جملہ پروگرام مرتب کر کے محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے منظوری حاصل کی۔

امتحان دینی نصاب خدام و اطفال

حسب سابق امسال بھی ماہ اگست میں منعقد ہونے والے خدام و اطفال کے امتحانات میں اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم سے کثیر تعداد میں خدام و اطفال نے حصہ لیا۔ اور ان امتحانات میں اعلیٰ پوزیشن اختیار کرنے والے خدام و اطفال کو اجتماع کے آخری روز محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے اپنے دست مبارک سے انعامات تقسیم فرمائے۔

حُسنِ کارکردگی میں پوزیشن حاصل کرنے والی مجالس

سب کمیٹی نے امسال مجالس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ کا مختلف جہات سے جائزہ لینے کے بعد اور ان کی اعلیٰ کارکردگی کو دیکھتے ہوئے محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی خدمت میں سفارش کی کہ امسال ۸۳-۱۹۸۲ء میں مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد کو اوّل مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کو دوم اور مجلس خدام الاحمدیہ موسیٰ بنی مائنز کو سوم قرار دیا جائے اسی طرح مجلس اطفال الاحمدیہ قادیان کو اوّل مجلس اطفال الاحمدیہ سورو کو دوم اور مجلس اطفال الاحمدیہ یاڑی پورہ کو سوم قرار دیا جائے۔ چنانچہ محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے ان سفارشات کو منظور فرماتے ہوئے مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد کو "فضل عمر ٹرافی" اور مجالس اطفال الاحمدیہ قادیان کو "طاہر ٹرافی" دینے کا فیصلہ فرمایا۔ اور اس طرح مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد مسلسل تین سال لگاتار یہ ٹرافی حاصل کر کے اُس کی مستقل حقدار بن گئی۔ اس کے علاوہ مندرجہ ذیل مجالس کو اُن کی حسن کارکردگی کو ملحوظ رکھتے ہوئے اور اُن کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے انہیں بھی خصوصی انعامات دئے جانے کا فیصلہ فرمایا۔ یاڑی پورہ۔ رشی نگر۔ کیرنگ بھدرک ناصر آباد۔ مدراس۔ پینگاڈی۔ چنتہ کنٹہ۔ کانپور کلکتہ۔ اس کے علاوہ بعض افراد کو بھی ان کی نمایاں کارکردگی کی وجہ سے خصوصی انعامات دینے کا فیصلہ فرمایا۔ مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ سلسلہ بطور معاون خصوصی مجلس حیدرآباد۔ مکرم محمد نعمت اللہ صاحب، ناظم مال مجلس بنگلور مکرم مولوی عبدالکریم صاحب ملکانہ ناظم اطفال قادیان چنانچہ اجتماع کے آخری روز تقسیم انعامات کی تقریب میں یہ انعامات تقسیم کئے گئے۔

بیرونی مجالس کے نمائندگان کی شمولیت

امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے غیر معمولی طور پر قادیان کے خدام و اطفال کے علاوہ ۲۷ مجالس کے ۶۰ خدام اور ۵ مجالس کے ۴ اطفال بطور نمائندگان اجتماع میں شرکت کرنے کے لئے قادیان تشریف لائے جن کی تفصیل رپورٹ کے آخر پر درج ہے۔ مجلس انصار اللہ کے وہ نمائندگان جو اپنے سالانہ اجتماع میں شرکت کرنے کے لئے باہر سے تشریف لائے ہوئے تھے نے بھی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے اجتماع میں شمولیت اختیار کی۔

مقامِ اجتماع

چونکہ مجلس انصار اللہ کا سالانہ اجتماع ۱۲ اور ۱۳ اکتوبر کو تھا اس لئے ۱۱ اکتوبر کی رات تک مکرم چوہدری عبدالسلام صاحب نے مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے اور مکرم محمد عارف صاحب ننگلی اور مکرم منصور احمد صاحب چیمہ نے اپنے معاونین کی مدد سے نہایت خوبصورت مقام اجتماع تیار کیا۔ ۱۴ اکتوبر بروز جمعہ کی رات بادلوں کی گرج چمک رہی اور تہجد سے قبل ہلکی ہلکی بارش شروع ہو گئی جس کی وجہ سے مقام اجتماع کسی قدر متاثر ہوا۔ لیکن جمعہ سے قبل منتظمین نے نہایت محنت سے اجتماع گاہ کو دوبارہ مزین کیا۔ قناتوں کے اردگرد مختلف قسم کے طغرے آویزاں کئے گئے رات کو جب اجتماع گاہ میں علمی پروگرام شروع ہوتے تو بیرب لائٹوں اور خوبصورت قمقموں سے [illegible] اجتماع سامعین کی آنکھوں کو خیرہ کر رہا تھا۔ اجتماع کے منتظمین نے مستورات کے لئے مدرسہ احمدیہ کے کمروں میں چکیں لگا کر اُن کے بیٹھنے اور اجتماع کے پروگراموں سے استفادہ کرنے کے لئے بہتر انتظام کر رکھا تھا۔

افتتاحی اجلاس خدام و اطفال

مورخہ ۱۴ اکتوبر بروز جمعہ ٹھیک اڑھائی بجے پروگرام شروع ہوا نماز جمعہ کے بعد جملہ خدام مقام اجتماع میں آ گئے۔ اس افتتاحی اجلاس کی صدارت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے فرمائی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم نے کی اس کے بعد محترم حضرت امیر صاحب مقامی نے لوائے خدام الاحمدیہ لہرانے کی رسم ادا کی۔ پرچم کشائی کے بعد ہی فضا نعرہ ہائے تکبیر اور دیگر اسلامی نعروں سے گونج اُٹھی۔ اس کے بعد مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے خدام کا عہد دہرایا۔ بعدہٗ مکرم وحید الدین صاحب شمس نے حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم کلام پڑھ کر سنایا چونکہ حضور انور خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا کوئی تازہ پیغام موصول نہیں ہو سکا تھا۔ اس لئے مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے بطور تبرک حضور انور کا وہ روح پرور پیغام جو حضور انور نے سونگھڑہ اڑیسہ کے اجتماع کے موقعہ پر ارسال فرمایا تھا۔ پڑھ کر سنایا۔ بعدہٗ مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے سالانہ رپورٹ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ بابت سال ۸۳-۱۹۸۲ء پیش کی۔ اس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے افتتاحی خطاب فرمایا جس میں آپ نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ نمونہ پیش کرتے ہوئے خدام کو نسل انسانی کی خدمت کرنے پر زور دیا۔ اور خدام کو توجہ دلائی کہ وہ اپنے اندر نسل انسانی کی خدمت کا جذبہ پیدا کریں اور اس معیار کو بلند سے بلند تر کرتے چلے جائیں۔ اور یہ خدمت صرف ایک یا دو دن کی نہیں بلکہ مسلسل زندگی کے آخری لمحات تک ہونی چاہیے محترم صدر مجلس نے نہایت مختصر مگر جامع رنگ میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے کے واقعات کو بیان کرتے ہوئے بتایا کہ کس طرح ان مقدس بزرگوں نے خود تکالیف برداشت کرتے ہوئے بنی نوع انسان کی خدمت کی۔ آخر میں موصوف نے فرمایا کہ مجلس خدام الاحمدیہ کے لئے جو لائحہ عمل تجویز کیا گیا ہے اس پر عمل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ خدام کو خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ بعدہٗ پرسوز اجتماعی دعا کے ساتھ اجتماع کا افتتاح ہوا۔ افتتاحی دعا کے بعد اس اجلاس کے مہمان خصوصی محترم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد امیر و مشنری انچارج جاپان نے جاپان مشن کی تبلیغی سرگرمیوں پر نہایت دلنشین انداز میں روشنی ڈالی اور خدام کو بہت معلومات بہم پہنچائیں۔

پروگرام کے مطابق مورخہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۸۳ء کو بوقت تین بجے سہ پہر مجلس اطفال الاحمدیہ کے اجتماع کا افتتاحی اجلاس محترم مولوی محمد انعام صاحب غوری صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ عزیز منصور احمد گھنوکے کی تلاوت کے بعد محترم صدر مجلس نے اطفال الاحمدیہ کا عہد دہرایا۔ عزیز ناصر علی عثمان نے نظم سنائی بعدہ خاکسار منیر احمد خادم نے مجلس اطفال الاحمدیہ کی سالانہ رپورٹ بابت سال ۸۳-۱۹۸۲ء پڑھ کر سنائی۔ اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم و محترم مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی ناظر دعوت و تبلیغ کی تھی آپ نے اطفال الاحمدیہ کو اپنے والدین کی خدمت اور اطاعت و فرمانبرداری کی طرف توجہ دلائی۔ اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عملی نمونہ پیش کرتے ہوئے اپنے اندر اخلاق فاضلہ پیدا کرنے پر زور دیا بعدہٗ محترم صدر مجلس نے خطاب فرمایا۔ آپ نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کے بعد

والدین کی خدمت اور اطاعت کرنے پر زور دیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا کی رضا منشاء والدین کی رضا مندی میں ہے تین دعاؤں کو اللہ تعالیٰ شرف قبولیت بخشتا ہے مسافر کی دعا مظلوم کی دعا اور والدین کی دعا اور خدا تعالیٰ نے اسی وجہ سے ماں کے قدموں کے نیچے جنت رکھی ہے۔ محترم صدر صاحب نے نہایت مختصر مگر جامع رنگ میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے واقعات کو بیان کرتے ہوئے والدین کی خدمت کرنے کی طرف بچوں کو توجہ دلائی۔

مجلس شوریٰ

مورخہ ۱۵ اکتوبر چار بجے سہ پہر مسجد مبارک میں مجلس شوریٰ منعقد ہوئی۔ جس میں مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ تمام مہتممین نیز ہندوستان کی مجالس کے جملہ نمائندگان شامل ہوئے مجلس شوریٰ میں مجلس کے کاموں کو مزید بہتر رنگ میں چلانے کے لئے بعض تجاویز پر غور کیا گیا اور رسالہ مشکوٰۃ کو ماہانہ کرنے پر غور کیا گیا۔ آخر میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب، ناظر اعلیٰ قادیان کی زیر صدارت صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا انتخاب برائے سال ۸۴-۱۹۸۳ء عمل میں آیا۔

علمی مقابلہ جات خدام و اطفال

خدام و اطفال کے اس سالانہ اجتماع میں مختلف علمی و ذہنی مقابلہ جات کروائے گئے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔ مقابلہ تقاریر میں معیار اول کے بارہ خدام نے اور معیار دوم کے ۳ خدام نے حصہ لیا مقابلہ حسن قرأت میں معیار اول و دوم کے ۲۰ خدام نے حصہ لیا اور مقابلہ خوش الحانی میں معیار اول و دوم کے ۲۴ خدام نے حصہ لیا۔ اسی طرح فی البدیہہ تقاریر کے مقابلہ میں معیار اول کے ۱۰ خدام اور معیار دوم کے ۶ خدام نے حصہ لیا پرچہ ذہانت نصف گھنٹہ کا تحریری لیا گیا جس میں ۸۰ خدام نے حصہ لیا مقابلہ پیغام رسانی میں مجلس قادیان کے دو اور بیرون نمائندگان کے ایک جملہ تین گروپ شریک ہوئے۔ اسی طرح مقابلہ مشاہدہ و معائنہ میں بھی کثیر خدام نے حصہ لیا اور اس کے علاوہ ایک دلچسپ بزم مناظرہ کا انعقاد ہوا۔ اسی طرح اطفال کے مقابلہ تقاریر میں معیار اول اور دوم کے ۲۱ اطفال نے حصہ لیا اور مقابلہ حسن قرأت میں معیار اول و دوم کے ۲۹ اطفال شریک ہوئے۔ اور نظم خوانی کے مقابلہ میں معیار اول و دوم کے ۲۹ اطفال نے شرکت کی۔ یہ تمام علمی مقابلہ جات مکرم مولوی خورشید احمد صاحب انور مدیر ہفت روزہ بدر اور مکرم نور الدین صاحب انور کی نگرانی میں انجام پائے۔ جب کہ مذکورہ علمی مقابلہ جات میں مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے مکرم مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی، مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی۔ مکرم مولانا حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان مکرم مولانا عبد الحق صاحب فضل مدرس مدرسہ احمدیہ مکرم منظور احمد صاحب سوز ایم اے مکرم مولانا بشیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ مکرم چوہدری عبد الحمید صاحب ناظر بیت المال خرچ۔ مکرم چوہدری بدر الدین صاحب عامل مکرم چوہدری سعید احمد صاحب مکرم یوسف احمد الہ دین صاحب حیدرآباد۔ مکرم ماسٹر محمد الیاس صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد۔ مکرم مولوی عبد القادر صاحب دہلوی۔ مکرم عبد اللہ صاحب بی۔ ایس سی حیدرآباد۔ مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس۔ مکرم مولوی سی احمد صاحب ناصر مکرم تنویر احمد صاحب ایڈووکیٹ۔ مکرم کنجو عبد اللہ صاحب ینگاڈی۔ مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب کلکتہ۔ مکرم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر۔ مکرم عبد الرب صاحب بھدرک۔ مکرم محمد لطیف صاحب رنجود اور مکرم فضل الٰہی خان صاحب نے منصفین کے فرائض سرانجام دیئے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

ورزشی مقابلہ جات خدام و اطفال

ورزشی مقابلہ جات ۱۱، ۱۲ اکتوبر سے ہی شروع کرائے گئے تھے جو اجتماع کے تینوں روز جاری رہے مکرم مولوی جلال الدین صاحب نیر آفیسر سپورٹس مکرم چوہدری مختار احمد صاحب۔ مکرم مولوی سعادت احمد صاحب جاوید اور مکرم مولوی رفیق احمد صاحب مالاباری نے اپنے معاونین کو ہمراہ لیکر ان مقابلہ جات کو بہتر رنگ میں پایہ تکمیل تک پہنچایا مجموعی طور پر کبڈی۔ فٹ بال۔ والی بال۔ رنگ ہیر ہائی جمپ۔ لانگ جمپ۔ دوڑیں۔ تین ٹانگ کی دوڑیں۔ سلو سائیکل۔ نشانہ غلیل۔ گولہ۔ ڈسکس تھرو اجیولنگ تھرو وغیرہ کے ورزشی مقابلہ جات ہوئے گراؤنڈ میں دھوپ کی شدت سے بچنے کے لئے شامیانے نصب کئے گئے تھے۔ بعض خدام لاؤڈ سپیکر پر کھیلوں کے دوران رواں تبصرہ بھی نشر کرتے رہے۔

نماز تہجد و درس

مورخہ ۱۵ اکتوبر کو مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے اور مورخہ ۱۶ اکتوبر کو مکرم مولانا حکیم محمد دین صاحب نے ۴ بجے مسجد مبارک میں نماز تہجد باجماعت پڑھائی اور ہر دو بزرگان نے بعد نماز فجر جامع رنگ میں درس دیا اور خدام و اطفال کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

اختتامی اجلاس

مورخہ ۱۶ اکتوبر ٹھیک چار بجے اجتماع کا اختتامی اجلاس مکرم و محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی کی زیر صدارت منعقد ہوا تلاوت قرآن مجید مکرم مولوی عبد الکریم صاحب ملکانہ نے کی۔ بعدہٗ مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے عہد دہرایا۔ اس کے بعد عزیز سفیر احمد شمیم نے خوش الحانی کے ساتھ نظم پڑھی۔

تقسیم انعامات

اس کے بعد محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے اپنے دست مبارک سے مختلف علمی۔ ذہنی۔ اور ورزشی مقابلہ جات میں اول دوم۔ سوم پوزیشن حاصل کرنے والے خدام و اطفال کو انعامات تقسیم فرمائے مکرم ادریس احمد صاحب اسلم اور مولوی عنایت اللہ صاحب نے اپنے معاونین کو ساتھ لیکر جملہ انعامات کو خوبصورت رنگ میں پیک کر رکھا تھا۔ اس مرتبہ قادیان کے مقامی خدام کے علاوہ جنہوں نے بکثرت انعامات حاصل کئے بھارت کی مختلف مجالس سے آئے ہوئے خدام نے علمی و ورزشی مقابلہ جات میں درج ذیل تفصیل سے انعامات حاصل کئے۔

آندھرا کے خدام نے ۲۲ انعامات حاصل کئے اور کیرالہ نے ۲۸۔ کرناٹک نے ۲۔ کشمیر نے ۱۰ اڑیسہ نے ۹ بہار نے ۶ یوپی نے ۱ بنگال نے ۱ تامل ناڈو نے انعام حاصل کیا۔ اس کے بعد مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر نے نظم پڑھی اور بعدہٗ مکرم محمد انعام صاحب غوری صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے ان تمام ادارہ جات و احباب کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے کسی نہ کسی رنگ میں اجتماع کے سلسلہ میں تعاون کیا۔

اختتامی خطاب

آخر میں صدر مجلس نے خطاب فرماتے ہوئے فرمایا کہ ہمارا قدم آگے ہی آگے بڑھتا چلا جانا چاہیئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے ارشادات میں فرمایا ہے کہ ہمارے قدم نہ ڈگمگائیں۔ ہمارے ارادے متزلزل نہ ہوں ہمارے حوصلے پست نہ ہوں۔ ہمارا معیار پہلے معیار سے بلند ہونا چاہیئے۔ صدر مجلس نے مزید فرمایا کہ مقابلہ بہت سخت ہے اور ہمارے قدم ابھی پیچھے ہیں جری اور بہادر انسان وہ ہے جو انتہائی ناسازگار حالات کا مقابلہ کرتا ہے بہر حال ہم نے احمدیت کا پیغام دنیا کے کونہ کونہ میں پہنچانا ہے۔

تیاری و تقسیم طعام

تینوں روز مکرم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر اور مکرم چوہدری محمد اکبر صاحب ایم اے نے اپنے معاونین کے تعاون سے بہت اچھا کھانا تیار کر کے خدام و اطفال کی خدمت میں پیش کیا اسی طرح تینوں روز خاکسار منیر احمد خادم۔ مکرم چوہدری منظور احمد صاحب گجراتی اور مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر نے اپنے معاونین کو ہمراہ لیکر اچھے انتظام کے ساتھ کھانا تقسیم کیا۔ ناظمین اطفال نے بھی اس سلسلہ میں تعاون کیا۔ بفضلہ تعالیٰ اس مرتبہ اجتماع کے ایام میں ۵۰۰ سے زائد افراد کا کھانا تیار کیا جاتا رہا۔

شعبہ نظم و ضبط

مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم۔ مکرم خواجہ بشیر احمد صاحب۔ مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب مکرم خواجہ محمد عبید اللہ صاحب اور مکرم عبد الکریم صاحب ملکانہ نے اجتماع گاہ میں نظم و ضبط برقرار رکھنے کا تعاون دیا۔

شعبہ رپورٹنگ

گذشتہ سال کی طرح امسال بھی اجتماع کی تمام کارروائی کی رپورٹنگ کے لئے ایک شعبہ رپورٹنگ قائم کیا گیا تھا۔ اس سال بھی خاکسار منیر احمد خادم اور مولوی شکیل احمد طاہر کے تعاون سے قارئین کی خدمت میں رپورٹ پیش کی جا رہی ہے اللہ تعالیٰ ہمارے اس اجتماع کو ہر لحاظ سے مفید و بابرکت کرے اور اس کے بہترین نتائج پیدا فرمائے آمین۔

فہرست نمائندگان

مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد سے اٹھارہ خدام اور دو اطفال۔ سکندرآباد سے ایک خادم۔ جڑچرلہ سے ایک۔ کلکتہ سے ایک کیرنگ سے تین بھدرک سے دو۔ رشی نگر سے ایک یاری پورہ سے ایک آسنور سے ایک۔ ناصر آباد سے ایک۔ مرسی بی مائنز سے ایک بھاگلپور سے دو۔ کوڈالی سے ایک۔ کروولائی سے تین۔ کوڈیا تھور سے ۴ ایک الانلور سے ایک۔ کالی کٹ سے تین۔ کیننانور سے دو۔ ینگاڈی سے ایک۔ کروناگ پلی سے پانچ ارناکلم سے ایک۔ چارکوٹ سے دو خدام اور دو اطفال۔ سانڈھن سے ایک خادم۔ علی گڑھ سے ایک۔ پٹنہ کنٹہ سے ایک۔ مالیر کوٹلہ سے تین اور دہلی سے ایک۔ کل ۲۷ مجالس کے ۱۴۶ خدام و اطفال نے اجتماع میں شرکت کی۔ الحمد للہ۔

بدر کی اشاعت کی توسیع ہر احمدی کا فرض ہے (مینیجر بدر)

مشرق بعید کا تاریخی سفر (بقیہ صفحہ ۲)

وہ جنت شریعت کی جنت ہے جو لوگ شریعت کا جوا اپنی گردنوں پر اٹھا لیتے ہیں ان کی زندگی جنت بن جاتی ہے اور اس دنیا میں ایک انتہائی پُرامن اور سلامتی کا معاشرہ وجود میں آجاتا ہے اس جنت میں حکم عدولی کے نتیجہ میں جو کیفیت پیدا ہوتی ہے اس کو جنت سے نکلنا قرار دیا گیا ہے ایک شجرہ طیبہ تھا جس سے پھل کھانے کی اجازت تھی اور ایک شجرہ ممنوعہ تھا جس سے پھل کھانے کی اجازت نہیں تھی یعنی بعض احکام اور بعض مناہی ہیں جب انسان "نہ کرو" والے معاملہ میں دخل دیتا ہے تو دنیا تے عملی کی جنت سے باہر آجاتا ہے پھر اس کے لئے امن کی حالت ختم ہو جاتی ہے۔ حضرت آدمؑ کے واقعہ کا ذکر کر کے اللہ تعالیٰ نے یہ تنبیہ فرمائی ہے کہ شیطان ایک دفعہ تمہیں دھوکا دے بیٹھا ہے اب دوبارہ تمہیں دھوکا دے کر تمہارے ساتھ بھی وہی کچھ نہ کر بیٹھے جو پہلوں سے کیا تھا جماعت احمدیہ کے لئے اس میں بڑا بھاری سبق ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو احیائے اسلام کیا ہے اور "کرو نہ کرو" کی تعلیم دے کر قرآنی جنت کا حسین تصور پیش کیا ہے اس سے بڑھ کر شریعت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر عمل پیرا ہو کر جنت پانے کا اور کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ اس لئے ہمارا فرض ہے کہ ہم اس نکتے کو سمجھیں اس کی حفاظت کریں اور آئندہ نسلوں کے لئے بھی جنت کے بعد جنت پیدا کرتے چلے جائیں۔

ایک بیّن حقیقت ایک عظیم شہادت

ایک نہایت دوست جو نابینا ہیں۔ اسلام مک سٹڈیز میں ایم اے کیا ہوا ہے اور کراچی کے ایک کالج میں بریل پڑھاتے ہیں (بریل نابیناؤں کو پڑھانے کا ایک خاص طریق ہے) مجلس میں تشریف رکھتے تھے۔ انہوں نے کہا عیسائیوں کی طرف سے یہ اہانت آمیز سوال کیا جاتا ہے کہ مسلمان اور ان کے نبی حضرت ہاجرہ کی اولاد ہیں اور حضرت ہاجرہ انہی کی روایت کے مطابق لونڈی تھیں اس کی وضاحت فرمائی جائے حضور نے فرمایا حضرت یوسف علیہ السلام کے متعلق ان کی بائبل تسلیم کرتی ہے کہ وہ ایک غلام کے طور پر منڈی میں بکے۔ تب اس پر اعتراض نہیں ہوا تو اس پر ان کو کیا اعتراض ہے اسی طرح حضرت موسیٰ اور ان کی قوم کے متعلق بائیبل تسلیم کرتی ہے کہ وہ فرعون کے غلام تھے اور سارا سلسلہ غلام در غلام چلا آرہا تھا۔ فرمایا جب آپ عیسائیوں سے بات کریں تو قرآن کریم سے دلیل نہ دیں کیونکہ وہ اس کو نہیں مانتے۔ ایسی صورت میں بائبل تک محدود رہنا چاہیئے خود بائیبل یہ کہتی ہے کہ یہ بشیر اولاد تھی۔ اسحٰق کے متعلق پلوٹھی کا دعویٰ بھی غلط ہے۔ کیونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب خوشخبری دی گئی تو بائیبل کے مطابق انہوں نے جواب دیا کہ تیرے حضور اسماعیل ہی جیتا رہے۔ اگر اسماعیل پہلے تھے ہی نہیں تو جیتے رہنے کہنے کا کوئی مقصد نہیں اس لئے پلوٹھے بھی حضرت اسماعیل ہی ہیں اور خوشخبری کے مصداق بھی وہی ہیں۔ امر واقعہ یہ ہے کہ ایک رؤیا کی بناء پر حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت ہاجرہ اور اسماعیل کو مکہ کی بے آب وگیاہ وادی میں چھوڑ آئے اسی رؤیا میں قربانی کا ذکر ہے۔ عیسائی اس واقعہ کو گھسیٹ کر اسحٰق پر لگانے کی کوشش کرتے ہیں حالانکہ حضرت اسحٰق کی جلاوطنی اور ذبیحہ کا کوئی واقعہ بائیبل میں نہیں ملتا نہ ان کی قوم میں یہ روایت پائی جاتی ہے جب کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام جس قوم میں آباد ہوئے ان میں آج تک روایتیں چلی آرہی ہیں اور قربانی بھی خانہ کعبہ سے وابستہ ہے۔ اس لئے خود بائیبل سے اس بات کے قطعی ثبوت موجود ہیں کہ حضرت ہاجرہ اور اسماعیل کی ہجرت اللہ تعالیٰ کی بشارتوں کے تابع تھی اگرچہ عیسائی بظاہر اس پر اعتراض تو بہت کرتے ہیں لیکن اُن کے دل مانتے ہیں کہ یہ ایک عظیم سعادت تھی جو حضرت اسماعیل علیہ السلام کے حصہ میں آئی اس لئے جو حربہ یہ استعمال کرتے ہیں خود بائیبل سے اُن کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔

ناصر آباد سندھ میں ورود

کراچی میں قیام کے دوران سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مع قافلہ یکم ستمبر کو ناصر آباد سندھ تشریف لے گئے بمقام جامشورو چوہدری نعمت اللہ صاحب نائب امیر جماعت کی کوٹھی پر ظہر اور عصر کی نمازیں پڑھائیں اور جملہ حاضرین کو شرف مصافحہ عطا فرمایا۔ اور وہیں احباب جماعت کے ساتھ بیٹھ کر دوپہر کا کھانا تناول فرمایا آگے میرپور خاص میں مکرم ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب صدیقی کی کوٹھی پر شام کی چائے نوش فرمائی۔ اور پونے سات بجے شام ناصر آباد وارد ہوئے۔ جہاں محترم چوہدری نذیر احمد صاحب صدر جماعت اور مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب والہ قائد مجلس خدام الاحمدیہ کی سرکردگی میں کثیر احباب جماعت نے حضور انور کا پُرتپاک خیر مقدم کیا۔ اگلے روز حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد احمدیہ ناصر آباد میں نماز جمعہ پڑھائی۔ حضور کی ملاقات اور حضور کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کرنے کے شوق میں مقامی جماعت کے علاوہ کنری۔ محمود آباد اور کئی دور دراز کے علاقوں سے پیدل اور سواریوں پر احباب کھنچے چلے آئے۔ ۳ر ستمبر کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس کراچی تشریف لے آئے۔

مشرق بعید کے سفر کی تیاری کے لئے ۱۴ و ۱۵ر ستمبر ۸۲ کو ملاقاتیں بند رہیں البتہ ۲۶ر ستمبر کو احباب جماعت اور غیر از جماعت دوستوں کو ملاقات کا موقع ملا اور مجلس سوال وجواب میں تین تین گھنٹے تک تبادلہ خیال ہوتا رہا ۔ ۲۸ر ستمبر کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کراچی سے سنگاپور کے لئے روانہ ہوگئے

بقیہ صفحہ ۷

جس میں آپ نے تفصیل سے مجلس انصار اللہ کیرنگ کی خوش کن مساعی کا ذکر کیا کیرنگ بھی بہت بڑی مجلس ہے۔ مکرم انیس الرحمٰن خان صاحب صدر کے تعاون سے مجلس انصار اللہ کیرنگ کی اچھی مساعی سامنے آرہی ہیں اللہ تعالیٰ انہیں مزید توفیق عطا فرمائے آمین۔

اختتامی خطاب اور شکریہ

آخر میں محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان نے اپنے اختتامی خطاب میں فرمایا۔ الحمد للہ کہ تقریری پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ اور اس بات پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اس نے مسلسل چار سال سے انصار اللہ کے سالانہ اجتماعات منعقد کرنے کی توفیق بخشی۔ اور منتظمین کا بھی شکریہ ادا کیا اور فرمایا کہ ہمیں سب کام نیک نیتی سے ادا کرنے چاہئیں۔

الوداعی خطاب و دُعا

محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان کی خواہش پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان نے نصائح فرمائیں۔ اور سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کہ "میں نے اپنا سب کچھ اس راہ میں دیا ہے" ذہنوں میں مستحضر فرمایا اور فرمایا کہ ہم سب کو تیز قدم چلنا چاہیئے اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

آپ نے اجتماعی دُعا کروا کر اجلاس و اجتماع کے اختتام پذیر ہونے کا اعلان فرمایا۔

سالانہ اجتماع کے تقریری پروگراموں کے اختتام پر مورخہ ۱۷ر اکتوبر بروز ہفتہ چار بجے شام انصار اللہ کے لئے تفریحی و ورزشی مقابلہ جات کھیلیں زیر انتظام مکرم چوہدری عبد السلام صاحب درویش قادیان شروع ہوئے کھیلوں میں ۱۰۰ میٹر دوڑ۔ تیز چال۔ سائیکل ۲۰۰ میٹر اور میوزیکل چیئرز وغیرہ گیمز ہوئیں۔ کھیلوں کے اختتام پر محترم مولوی بشیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان نے اول۔ دوم۔ سوم آنے والوں میں انعامات تقسیم کئے۔ اور کھیلوں کے تعلق میں خطاب فرماتے ہوئے دُعا کروائی اور اس طرح انصار اللہ کا یہ روحانی۔ علمی اور تفریحی پروگرام پر مشتمل چوتھا سالانہ اجتماع خیر وخوبی سے اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

دونوں دن صبح کے ناشتے اور دوپہر کے کھانے کا انتظام مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے کرایا گیا تھا۔ نمائندگان مجالس اور مہمان کرام کو عصرانہ بھی دیا گیا۔

بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دُعا کریں اللہ تعالیٰ ہم سب کو زیادہ سے زیادہ خدمات دینیہ بجا لانے کی توفیق وسعادت عطا فرمائے۔ نیز تمام مجالس انصار اللہ کو بڑھ چڑھ کر مقبول خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے اور تمام مجالس کو آئندہ پہلے سے زیادہ منظم اور مسلسل اور بہتر رنگ میں اپنے فرائض کی ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے آمین

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

اعلانات نکاح

(۱) ۔ مورخہ ۱۷/۹ کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے مکرم محمد یعقوب صاحب جاوید ابن مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب درویش کے نکاح کا اعلان عزیزہ مکرمہ امۃ المومن کشور سلمہا بنت مکرم یونس احمد صاحب اسلم مرحوم درویش کے ساتھ بعوض مبلغ -/۹۰۰۰ روپیہ حق مہر پر فرمایا۔

مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب نے خوشی کے اس موقعہ پر مبلغ -/۵ روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ اور بدر کے خریدار بن گئے ہیں۔ (ادارہ)

(۲) ۔ مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب فرخ مبلغ سلسلہ مقیم رشی نگر (کشمیر) نے مورخہ ۸۲/۹/۶ کو مسماۃ گلشن اختر صاحبہ بنت مکرم محمد شفیع صاحب گنائی ساکن رشی نگر کشمیر کا نکاح ہمراہ مکرم فاروق احمد صاحب گنائی ابن مکرم عبد الغنی صاحب گنائی مرحوم ساکن رشی نگر کشمیر کے ساتھ بعوض حق مہر مبلغ ۵۰۰۰ روپیہ پڑھایا۔

احباب سے ہر دو رشتوں کے باعث برکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان

ولادت

مورخہ ۸۲/۹/۱۷ کو خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم شفیق احمد صاحب سندھی قادیان کے ہاں میجر اپریشن کے ذریعہ پہلا لڑکا تولد ہوا ہے۔ احباب نومولود کی صحت و سلامتی اور نیک و خادم دین بننے کے لئے دُعا کریں۔ (خاکسار رفیق احمد سندھی قادیان)

سوئٹزرلینڈ اور دیگر مغربی ممالک میں

احمدیہ مسلم مشن کی کارکردگی پر ایک یورپین صحافی کا خراجِ تحسین

جرمن مضمون کا اُردو ترجمہ از مکرم ڈاکٹر محمد اسحٰق خلیل صاحب زیورک سوئٹزرلینڈ

اسلام دُنیا بھر میں ترقی کی طرف پیش قدمی کر رہا ہے جبکہ عیسائیت (جس کی بنیاد عہد نامہ قدیم پر ہے اور جو مختلف فرقوں میں بٹ چکی ہے) زوال پذیر ہے۔ ابھی کوئی کہہ نہیں سکتا کہ عیسائیت سے مایوس و ناامید لوگ کس طرف سہارا تلاش کریں گے اگرچہ اسلام کی جمعیت بھی متفق ہو کر پیش قدمی نہیں کر رہی۔ تاہم یہ فقدانِ اتفاق اسلامی خیالات و عقائد کی یکجہتہ عمارت اور اس کی روانی دوانی اور اس کے ہمہ گیر عالمی نقطہ نظر کو نقصان نہیں پہنچا سکا غور و خوض کرنے والے مدبرین کیلئے یہ امر قابلِ فکر ہے کہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں بڑی بڑی اور امیر کبیر عرب حکومتیں صفِ اوّل میں نہیں ہیں بلکہ ایک نسبتاً چھوٹی سی جماعت یعنی "احمدیہ موومنٹ ان اسلام" یہ تبلیغی کام بجا لا رہی ہے۔ اس جماعت کی ابتداء (قادیان) بھارت سے ہوئی۔ اور اس کے عالمی امام پاکستان میں قیام پذیر ہیں۔ یہ فعّال جماعت ۱۹۶۳ء سے زیورخ میں فورخ سٹریٹ نمبر ۳۲۳ پر ایک مسجد قائم کئے ہوئے ہے تقریباً پچاس افراد جماعت ہیں جن کی باقاعدہ مجالس ہوتی ہیں ان میں سے اٹھائیس (بمعہ افرادِ خاندان) سوئیس SWISS شہریت سے وابستہ ہیں۔ مزید برآں یہ جماعت مستعدی سے ساری دُنیا میں تبلیغِ اسلام اور اس غرض کے لئے مشن چلانے کا کام کر رہی ہے۔ جہاں جہاں بھی کوئی مخالفت نہیں وہاں اسلام کے حق میں تبشیر و اشاعت کی جاتی ہے۔ مسولینی کے طاقت میں آنے سے قبل روس اور چین میں بھی مشن تھے آج کل پولینڈ میں ایک مبلغ موجود ہے۔

ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں ۱۹۱۹ء میں مساعی شروع کی گئی تھیں۔ تاہم وہاں بہت سی رُکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ تقریباً دس برس پیشتر لائبریریوں میں اسلامی کتب بمشکل ہی رکھی جاتی تھیں۔ آج احمدی مسلمانوں نے شکاگو کی پبلک لائبریری میں قرآن پاک اور بہت سی دوسری کتب مطالعہ کرنے والوں کے لئے رکھوا دی ہیں اُمید کی جاتی ہے کہ (وہاں) مزید ۸۶ لائبریریاں۔ اسلامی کتب کی خرید کے لئے اپنے دروازے کھول دیں گی۔

انگلستان میں احمدیہ جماعت چھ مراکز چلا رہی ہے اور حسب ذیل شہروں میں خصوصی مستعدی سے کام کیا جا رہا ہے۔ لندن۔ بریڈفورڈ۔ مانچسٹر۔ ھڈرزفیلڈ۔ جلنگھم۔ برمنگھم اور واٹ فورڈ۔ جب ان شہروں میں یوم تبلیغ منایا جاتا ہے تو ایک ہی روز میں تیس ہزار پمفلٹ تقسیم کئے جاتے ہیں۔ عنقریب بڑے بڑے شہروں کے ہوٹلوں کے کمروں میں صرف بائیبل ہی نہیں رکھی ہوگی۔ چنانچہ لندن کے ہوائی اڈے HEATHROW سے قریب ہی "پوسٹ ہاؤس ہوٹل" نے اپنے کمروں میں قرآن کریم رکھ کر اس امر کا آغاز کر دیا ہے۔

قرآن پاک کا جرمن ترجمہ عرصہ سے ہو چکا ہے۔ اب جماعت احمدیہ کی طرف سے جلد ہی فرنچ، سپینش اور اطالوی زبانوں میں تراجم دلچسپی رکھنے والے حلقوں کے لئے قابلِ حصول ہو جائیں گے۔ اٹلی میں ایک مسجد بنائی جا رہی ہے۔ اس مسجد کا اور اس کے ساتھ ہی لاطینی امریکہ میں ایک مسجد کے اخراجات جماعت کے نوجوانوں کی تنظیم "خدام الاحمدیہ" کی طرف سے ادا کئے جائیں گے۔ انڈونیشیا میں ۸۰ جماعتیں اور ۱۵۰ مساجد اور مشن ہاؤس موجود ہیں۔ نیز وہاں حال ہی میں ترجمہ قرآن کا کام مکمل ہوا ہے۔ تنزانیا میں اس تحریک کے دس مراکز ہیں۔ نائیجیریا میں صرف گذشتہ دس سال کے اندر ایک صد (۱۰۰) مساجد تعمیر کی جا چکی ہیں۔

عیسائیت...... یعنی اندرونی طور پر منقسم۔ بے جمعیت اور اپنی اخلاقی اقدار سے مایوس عیسائیت اسلام کی خوب سوچے سمجھے سسٹم پر مبنی اور ان تھک تبلیغی مساعی سے نبرد آزما ہے۔ چنانچہ (نتیجہ یہ ہے کہ) اسلام آج کئی ایسے عیسائیوں کے لئے (جو خوابِ خاموش میں محو...... چرچ سے منحرف ہوئے جاتے ہیں) گویا مقناطیس بن چکا ہے۔

۳۰ اگست ۱۹۸۲ء کو اسلامی جماعت احمدیہ کے عالمی سربراہ حضرت مرزا طاہر احمد (خلیفۃ المسیح الرابع) نے زیورک میں پریس سے خطاب کیا۔ آپ نے اسلام اور بالخصوص جماعت احمدیہ کی تعلیمات پر روشنی ڈالی۔

یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ جماعت احمدیہ قرآن کریم پر صرف روایاتی اور قدیمی انداز فکر سے ہی نہیں غور کرتی بلکہ اس سے نئے نئے علوم کا استنباط کرتی ہے اور پرانے مسلمانوں کے رویہ کے برعکس نئے طرزِ فکر پر عمل پیرا ہے۔ ان کے اغراض و مقاصد میں سے ایک یہ بھی ہے کہ دو قدیمی مذاہب یعنی مسلمانوں اور عیسائیوں کو متحد کیا جائے کیونکہ دونوں ہی ایک خدا پر ایمان رکھتے ہیں۔ اگرچہ ہمارا خیال یہ ہے کہ عیسائی اس نظریہ کی ابھی کچھ عرصہ تک مخالفت کریں گے۔

ان کے (یعنی اسلامی) عقیدہ کے مطابق عیسیٰ مسیح اللہ تعالیٰ کا بیٹا نہیں تھے۔ اسی طرح یہ اس بات کو بھی نہیں مانتے کہ (حضرت عیسیٰ کی) صلیب پر وفات ہوئی تھی۔ جماعت احمدیہ یسوع مسیح کے مضمون پر گہری تحقیقات اور ریسرچ کرتی رہتی ہے۔ جیسا کہ عیسائی کئی صدیوں سے کرتے رہتے ہیں۔ (یورپین مصنف) البرٹ شوائیتسر A. SCHWEITZER اپنی کتاب "حیاتِ مسیح پر ریسرچ کی تاریخ" میں اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ "ناصرہ کے رہنے والے حضرت عیسیٰ کا بطور مسیح ظہور پذیر ہونا۔ آسمان کی بادشاہت کی تبشیر ایسی بادشاہت زمین پر قائم کرنا اور فقط ایسے ہی مقدس کام کی تکمیل تاریخی حقائق سے ثابت شدہ نہیں ہے۔"

احمدی مسلمانوں کے عقیدہ کی رو سے حضرت عیسیٰ مسیح دوسرے انبیاء کی طرح ایک نبی تھے جن کا دُنیا کے خاتمہ سے قبل دوبارہ ظہور یا نزول اسی معنی میں مقدر ہے۔ جیسے بپتسمہ دینے والا یحییٰ نبی ظاہر ہوا تھا۔ (حضرت عیسیٰ کا) دوبارہ ظہور بانیٔ اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور اقتداء میں آنے والے کے ذریعہ پورا ہو چکا ہے۔

اما جماعت احمدیہ کا یقین ہے کہ ۲۰۰ (دوصد) سال گذرنے سے قبل مذاہبِ عالم کا ایک بڑا اتحاد وقوع پذیر ہوگا۔ اس امر سے جماعت احمدیہ کی عظیم اور برسُرعت اشاعت کا ثبوت بھی مہیا ہوتا ہے۔

یہ جماعت ایسے جذبہ اور خلوص سے اسلام کیلئے وقف ہے جو اسے دوسرے مذاہب سے اور (ہمارے ہاں) سوئٹزرلینڈ میں حکومت کی سرپرستی میں پنپنے والی عیسائیت سے بالخصوص ممتاز کرتا ہے۔ اب جہاں ہمارے چرچ بیگن اسٹیٹ BEGIN STATE کے ماتحت (لبنان میں) رونگٹے کھڑے کر دینے والی قتل و غارت کی واردات پر خاموش ہیں یا کبھی کبھی قاتلوں ہی کی حمایت میں آواز بھرتے ہیں۔ احمدی مسلمانوں نے کسی لگی لپٹی کے بغیر اسرائیل کی مذمت میں احتجاجی آواز بلند کی ہے اور اس طرح مجرم کا اس کا نام لے کر اور کھل کر ذکر کیا ہے۔ یہ ایک ایسا امر ہے جس کی اخلاقی جراُت دُنیا بھر میں کئی بڑے بڑے اشخاص کو (بشمول ہماری سوِس کابینہ SWISS CABINET) بھی نہیں ہو سکتی ہے۔

جماعت احمدیہ جہاں جہاں بھی پہنچی ہے اسکی آمد آمد غیر اسلامی ماحول کیلئے گویا ایک چیلنج کی حیثیت رکھتی ہے۔ عیسائی چرچوں کی نسبت اس کا ایک طرۂ امتیاز یہ بھی ہے کہ اسے کسی حکومت کی امداد حاصل نہیں بلکہ مالی وسائل افرادِ جماعت کے (طوعی) چندوں سے اکٹھے کئے جاتے ہیں ہر ایک ایماندار احمدی کے لئے کم از کم چندہ کی متوقع شرح آمدن کا ۱/۱۶ حصہ ہے ایسے افرادِ جماعت جو اونچے معیار پر ہوں انکے لئے شرح چندہ آمدن کا ۱/۱۰ ہے نیز بوقتِ وفات ترکہ کا ۱/۱۰ حصہ ہے۔

امام جماعت خود بھی چندے ادا کرتے ہیں سبھی ممالک میں ایسے رضاکار ہیں جو بالعموم اچھے تعلیم یافتہ ہوتے ہیں اور جو تبلیغ و اشاعت کی خاطر ضروریاتِ زندگی اور گذارہ کے معاوضہ پر کام کرتے ہیں۔ سوئس SWISS مسلمان بھی بعض اوقات کو گھنٹے یا ہفتے بلا معاوضہ جماعت کے لئے کام کرتے ہیں۔ "احمدیہ گزٹ" انکا ایک ذریعہ ابلاغ ہے جس کے ذریعہ افرادِ جماعت ایک دوسروں اور ہمدرد طبقوں سے تعلق قائم رکھا جاتا ہے۔ ...(ترجمہ از جرمن مضمون مطبوعہ اخبار EIDGENOSS مورخہ ۱۳ اکتوبر ۸۲)

درخواست ہائے دُعا

مکرم ظہور احمد خان صاحب مانوا اپنی بچیوں عزیزہ نزہت بی اے فاضل اور عزیزہ رخسانہ B.Ed کے امتحان میں کامیاب ہونے کی خوشی میں مبلغ ۲/- روپے اعانتِ بدر میں ادا کرتے ہوئے بچیوں کے روشن مستقبل کے لئے ★ ——— مکرم منور احمد صاحب راٹھر باری پاری گام پریشانیوں کے ازالہ دینی و دنیوی ترقیات اور اپنے بیٹے ناصر احمد صاحب راٹھر کے برسرِ روزگار ہونے کے لئے ★ ——— مکرم مشتاق احمد صاحب دانی اوڑہ گام (بانڈی پورہ) مبلغ ۱۵/- روپے اعانتِ بدر میں ادا کرتے ہوئے اپنی بیٹی عزیزہ نجم السحر کی کامل صحت کے لئے ★ ——— مکرم بابو غلام رسول صاحب سرینگر مبلغ ۱۰/- روپے اعانتِ بدر میں ادا کرتے ہوئے مشکلات کے ازالہ دینی و دنیوی ترقیات اور عزیز کلیم احمد کلیم کے روشن مستقبل کے لئے ★ ——— مکرم محمد اعظم صاحب چارکوٹ اپنے کاروبار میں برکت کے لئے احباب جماعت سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

شاہراہِ غلبۂ اسلام پر

ہماری کامیاب تبلیغی و تربیتی مساعی

تنزانیہ میں ایک سو چھ (۱۰۶) افراد کے احمدیت قبول کرنے کا اعلان

مکرم مولوی مقبول احمد صاحب ذبیح انچارج مشنری تنزانیہ مطلع فرماتے ہیں کہ ملک بھر میں جلسہ ہائے مصلح موعودؓ۔ مسیح موعودؑ۔ سیرۃ النبیؐ اور یوم خلافت مقررہ دنوں میں منعقد ہوئے۔ احباب جماعت میں کتب سلسلہ پڑھنے کا شوق بڑھانے کے لئے دینی کتب کے امتحانات لئے گئے جن میں خدام۔ انصار۔ لجنہ اور اطفال نے حصہ لیا۔ اِس سال اب تک ایک صد چھ افراد بیعت کر کے سلسلہ عالیہ میں داخل ہو چکے ہیں۔ الحمد للہ۔ یوکو با میں احباب جماعت نے مسجد کے لئے ایک پلاٹ خریدا۔ اور اب وہاں مسجد کی تعمیر کا کام جاری ہے۔

دار السلام میں حکومت کے مرکزی زرعی و صنعتی میلہ میں حسب سابق سٹال لگایا گیا۔ اِس موقعہ پر چودہ ہزار پانچ صد شلنگ کا لٹریچر فروخت ہوا۔ ہر فردِ جماعت کو داعی الی اللہ بنانے کے لئے پانچ گروپوں احمدؑ نورؑ محمودؓ ناصرؒ اور طاہر میں تقسیم کر کے ہر اتوار کو باری باری ایک گروپ کو تبلیغ کے لئے بھجوایا جاتا ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں تنزانیہ مشن کی طرف سے چھیالیس ہزار پمفلٹ شائع کروائے گئے۔ اِس وقت تک دار السلام اور دوسرے ریجنز میں ایک لاکھ باون ہزار نو سو اکاون شلنگ کا لٹریچر فروخت ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی میں غیر معمولی برکت عطا فرمائے۔ آمین۔

مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ قادیان کا سالانہ اجتماع

مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ قادیان تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲/۱۰/۸۳ کو مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ قادیان کا سالانہ اجتماع عمل میں آیا۔ اِس سلسلہ میں مورخہ ۲۸/۹/۸۳ تا ۳۰/۹/۸۳ مختلف علمی اور ورزشی مقابلہ جات کرائے گئے۔ مورخہ یکم اکتوبر کو یوم مال منایا گیا اور مورخہ ۲/۱۰/۸۳ کو خدام و اطفال نے نماز تہجد مسجد مبارک میں باجماعت ادا کی۔ نماز فجر، درس اور اجتماعی تلاوت کے بعد مزار مبارک پر اجتماعی دُعا کی گئی۔ اِس کے بعد ساڑھے دس بجے مسجد اقصیٰ میں محترم مولوی محمد انعام صاحب غوری صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی زیر صدارت تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک عہد خدام الاحمدیہ اور نظم خوانی کے بعد خاکسار نے سالانہ رپورٹ پیش کی۔ اِس کے بعد محترم مولوی شریف احمد صاحب امینی ناظر امور عامہ نے خدام و اطفال کو قیمتی نصائح فرمائیں۔ بعدہٗ مکرم محمد اکرم صاحب گجراتی نے جالندھر میں انڈو پاک کرکٹ میچ کے موقعہ پر تبلیغی مساعی کی رپورٹ سُنائی۔ آخر میں محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے خدام و اطفال کو انکی اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ اور سالانہ اجتماع کے لئے اپنے آپ کو بہتر رنگ میں تیار کرنے کی طرف متوجہ کیا۔ بعد دُعا تمام حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

احمدیہ مسلم مشن بھدرک کی تبلیغی و تربیتی مساعی

مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ بھدرک تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۱۱/۹/۸۳ کو اڑیسہ کے گورنر جناب بشمبر ناتھ پانڈے کی خدمت میں قرآن مجید انگریزی اور جماعت احمدیہ کا لٹریچر پیش کیا گیا۔ موصوف نہایت منکسر المزاج اور با اخلاق انسان ہیں اور تاریخ اسلام کی کافی واقفیت رکھتے ہیں۔ آنمکرم نے بخوشی لٹریچر قبول کرتے ہوئے مطالعہ کا یقین دلایا۔ اِس ملاقات میں مکرم عبد الرب صاحب نائب صدر جماعت اور مکرم عبد السلام صاحب صدر جماعت بھوبنیشور نے بھی شرکت فرمائی۔ قریب آدھ گھنٹہ گفتگو ہوئی جس میں احمدیت کے موقف کو پیش کیا گیا۔

(۲) ۔ مورخہ ۲/۱۰/۸۳ کو گاندھی جینتی کے موقعہ پر ٹاؤن ہال میں ایک تقریب کے دوران جس میں گیتا اور بائیبل بھی پڑھی گئی خاکسار کو سورۃ الحشر کی چند آیات کی تلاوت اور ہندی میں اُس کا ترجمہ کرنے کا موقعہ ملا۔ اِس سلسلہ میں قبل از وقت خاکسار کو بذریعہ دعوتی کارڈ مدعو کیا گیا تھا۔ اِس موقعہ پر بعض سرکاری آفیسران اور دیگر معزز شخصیتوں کو لٹریچر دیا گیا۔ جسے بخوشی قبول کیا گیا۔ اِس موقعہ پر خاکسار کے ساتھ مکرم مبارک احمد صاحب نائب قائد مکرم عبد السلام صاحب اور مکرم جام احمد صاحب بھی شریک تھے۔

(۳) ۔ مورخہ ۳/۱۰/۸۳ کو سنگاریور (ہلدی پدا) میں مکرم قاری غلام مصطفیٰ صاحب کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس مکرم سراج صاحب صدر جماعت ہلدی پدا کے مکان پر منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک اور نظم خوانی کے بعد خاکسار نے بعض تربیتی و تبلیغی امور کی طرف توجہ دلائی اِس کے بعد مکرم عبد الرب صاحب زعیم مجلس انصار اللہ نے تبلیغی تقریر کی۔ اِس تقریب میں بعض غیر احمدی بھی شریک ہوئے جن کو پیغام حق پہنچانے کا موقعہ ملا۔

تروپتی (آندھرا) میں بارہ نوجوانوں کا قبولِ احمدیت

مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ سلسلہ حیدر آباد رقمطراز ہیں کہ تروپتی جو آندھرا پردیش کا ایک تاریخی شہر ہے اور ہندو بھائیوں کا مقدس مقام ہے میں بارہ نوجوانوں نے احمدیت قبول کر لی ہے۔ اِن نو مبائعین کی تعلیم و تربیت مکرم ڈاکٹر محبوب احمد صاحب کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ نو مبائعین کو استقامت عطا فرمائے۔ آمین

صالح نگر میں تربیتی اجلاس

مکرم منور احمد خان صاحب صدر جماعتِ احمدیہ صالح نگر رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۸/۹/۸۳ کو مسجد احمدیہ میں مکرم مولوی مظفر احمد صاحب ظفر مبلغ سلسلہ کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت کلام پاک اور نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی مظفر احمد صاحب نے بعض اہم تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔ اور خصوصاً خدام کو اپنی ذمہ داریاں بہتر رنگ میں پورا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ بعد دُعا اجلاس برخواست ہوا۔

جماعتِ احمدیہ جمشید پور کی تبلیغی و تربیتی مساعی

مکرم ناصر احمد صاحب صدر جماعتِ احمدیہ جمشید پور تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۷/۹/۸۳ کو وقارِ عمل وغیرہ کر کے مشن ہاؤس کی مرمت کی گئی۔ مورخہ ۲۵/۹/۸۳ کو ایک تربیتی اجلاس خاکسار کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں نو آمدہ مبلغ مکرم مولوی محمد عمر صاحب تیاپوری مبلغ سلسلہ کا جماعت سے تعارف کرایا گیا۔ مورخہ ۲/۱۰/۸۳ کو شہر کے مختلف حصوں میں تبلیغ کی غرض سے ہینڈ بل تقسیم کئے گئے اِس کام کے لئے چار وفد بنائے گئے تھے۔ جنہوں نے قریباً پانچصد افراد تک پیغام حق پہنچایا۔ اِس تبلیغی مہم میں خاکسار صدر جماعت، مکرم محمد سلیمان صاحب سیکرٹری تبلیغ۔ مکرم مقبول احمد صاحب نائب صدر اور مکرم انیس احمد صاحب کی زیر نگرانی خدام نے لٹریچر تقسیم کیا۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

دُعائے مغفرت

مکرم عبد اللہ حسین جمعہ علی صاحب طالب علم جامعہ احمدیہ ربوہ کے والد محترم جمعہ علی یوسف صاحب مورخہ ۸/۹/۸۳ کو ایک لمبی علالت کے بعد بعمر ۷۹ سال اپنے مولیٰ حقیقی سے جاملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ۔ مرحوم نے ۱۹۵۷ء میں احمدیت قبول کی تھی۔ مرحوم بہت نیک اور پابند صوم و صلوٰۃ تھے۔ انہوں نے اپنے بیٹے عبد اللہ حسین جمعہ علی کو خدمت اسلام و احمدیت کیلئے وقف کر کے حصول تعلیم کیلئے جامعہ احمدیہ ربوہ بھیج دیا۔ احباب جماعت دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انکا مقام بلند کرے اور جنت میں اعلیٰ مقام عطا کرے نیز پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

تقویٰ کا اعلیٰ معیار یہ ہے کہ ہر احمدی باشرح چندہ ادا کرے۔ باقاعدہ اور باشرح چندہ ادا کرنا رزق اور مال میں خیر و برکت کا موجب ہوتا ہے۔ (ناظر بیت المال آمد قادیان)

روئداد ایک یادگار اور دلچسپ سفر کی

از مکرم عبد الحمید صاحب ٹاک صدر مشاورتی کمیٹی صوبہ کشمیر

کوثر ناگ وادئ کشمیر کی سیرگاہوں میں ایک نہایت ہی خوبصورت سیرگاہ ہے۔ جو سطح سمندر سے ۱۰ ہزار فٹ کی بلندی سے زیادہ اونچائی پر ہے۔ چاروں طرف پہاڑوں کے درمیان قریباً دو کیلومیٹر لمبی اور ایک کیلومیٹر چوڑی ایک وسیع جھیل قدرت کی کاریگری کا ایک حسین شاہکار ہے۔ جس کا نہایت ہی صاف و شفاف اور گہرے نیلے رنگ کا پانی آنکھوں کو فرحت بخشتا ہے۔ سردیوں میں یہ پوری جھیل برف سے ڈھکی رہتی ہے۔ اور گرمیوں میں اس کے اندر برف کے بڑے بڑے تودے تیرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ جو ایک حسین منظر پیش کرتے ہیں۔

بظاہر جھیل سے پانی کی آمد اور نکاس کا کوئی ذریعہ دکھائی نہیں دیتا۔ البتہ کہا جاتا ہے کہ پانی اندر سے ہی چشمہ کی صورت میں اور برف کے پگھلنے کے ذریعہ آتا ہے اور نکاس کی صورت میں پہاڑوں کے نیچے سے زیادہ حصہ جموں کی طرف اور نسبتاً کم حصہ وادئ کشمیر کی طرف بہتا ہے۔ کشمیر وادی کی طرف ان پہاڑوں کے نیچے سے کئی جگہوں پر چشموں کی صورت میں پانی نکلتا رہتا ہے۔ کوثر ناگ کا راستہ نہایت کٹھن اور پُر خطر ہے۔ آسنور سے جاتے ہوئے راستے میں اہرہ بل کا آبشار اور کونگہ وٹن کی سیرگاہیں آتی ہیں۔ گاڑی اہرہ بل تک ہی جاتی ہے۔ اس سے آگے کونگہ وٹن تک جیپ بھی جاتی ہے۔ راستہ نہایت پُر خطر ہونے کے باوجود سیاح یہاں پہنچ جاتے ہیں۔ اور اس دلکش قدرتی صناعی کا لطف اٹھاتے ہیں۔

احباب پر یہ امر بھی واضح ہو کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعودؓ نے تقسیم ملک سے بہت سال قبل اپنے خدام کے ساتھ کوثر ناگ کا سفر اختیار فرمایا تھا

۲ ستمبر ۸۳ء کو آسنور میں خدام الاحمدیہ کا اجتماع اختتام پذیر ہونے کے بعد جماعت کے پروگرام کے مطابق حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب، صاحبزادی عزیزہ امۃ الرؤف صاحبہ اور دیگر افراد قافلہ آسنور سے جیپ میں سوار ہو کر اہرہ بل سے ہوتے ہوئے کونگہ وٹن پہنچ کر وہاں جیپ چھوڑ دی اور پھر حضرت صاحبزادہ صاحب اور عزیزہ امۃ الرؤف صاحبہ گھوڑوں پر اور باقی افراد قافلہ پیدل چل کر کونگہ وٹن پہنچے جہاں پروگرام کے مطابق رات کو قیام رہا۔ جب کہ آسنور سے بعض احباب انتظامات کے لئے پہلے ہی وہاں پہنچ گئے تھے۔ مولا کریم کے فضل سے اس علاقہ میں آسنور کے احباب جماعت کا خاصا اثر ہے۔ کیونکہ وہ تجارتی اور جنگل کی ٹھیکہ داری وغیرہ کے سلسلہ میں آئے دن یہاں آتے رہتے ہیں۔

کونگہ وٹن پہاڑوں کی گود میں ایک سرسبز اور شاداب وادی ہے۔ پہاڑوں میں گھرے جنگل جن میں مختلف پرندوں کی چہچہاہٹ ایک مسرور کن منظر پیش کرتی ہے۔ قریب ہی ایک دریا بھی بہتا ہے۔ اس مقام پر تھوڑی دیر آرام کرنے کے بعد اس وسیع و عریض میدان میں اذان دے کر مغرب و عشاء کی نمازیں حضرت صاحبزادہ صاحب نے جمع کر کے پڑھائیں۔ اور نہایت ہی درد و الحاح کے ساتھ غلبہ اسلام اور ہر بزرگان سلسلہ کی صحت و سلامتی کے لئے دعائیں کیں۔ یہاں پر کوریل کے ایک احمدی دوست ٹھیکیداری کا کام اور ایک عزیز زراعتی فارم میں ملازم ہیں کونگہ وٹن میں گوجر بستیاں ڈھلوان زمینوں میں آباد ہیں۔ حضرت صاحبزادہ صاحب عزیزہ امۃ الرؤف صاحبہ کو ساتھ لے کر ان گوجر گھرانوں میں جا کر خیر و عافیت دریافت فرماتے رہے۔ کلمہ توحید وغیرہ پوچھتے اور یاد کراتے۔ اس سفر میں حضرت صاحبزادہ صاحب نے قدرت کی صناعی پر نہایت ہی دلکش انداز میں روشنی ڈالتے ہوئے خدا اور اس کے رسولؐ کی باتیں یاد دلائیں۔ رات قیام کے بعد نماز فجر ادا کر کے دیکھا تو موسم نہایت خراب تھا۔ بادل چھائے ہوئے تھے۔ بہر حال بعد ناشتہ سفر کی تیاری شروع ہوئی۔ ساتھ ہی بفضلہ تعالیٰ موسم میں بھی تبدیلی رونما ہوئی اور کھلی دھوپ نکل آئی۔ کونگہ وٹن سے اگلے سفر کے لئے آسنور کے احباب نے کوثر ناگ تک کے لئے حضرت صاحبزادہ صاحب اور صاحبزادی امۃ الرؤف صاحبہ کے علاوہ بعض دیگر افراد قافلہ کے لئے بھی گھوڑوں کا انتظام کر دیا۔ فجزاہم اللہ تعالیٰ۔ راستے میں گوجر لوگ حضرت صاحبزادہ صاحب کو دیکھ کر علیک سلیک کے لئے قریب آتے اور مصافحہ کرتے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب ان کو دین کی باتیں سناتے۔ افراد قافلہ کو آنحضرت صلعم کے واقعات سنا کر محظوظ فرماتے اس طرح یہ سفر نہایت کٹھن ہونے کے باوجود دلچسپ اور پُر لطف رہا۔ راستے میں برف کے بڑے بڑے گلیشیرز جو پچاس فٹ سے بھی زائد موٹے ہوتے آجاتے اور ان کے اوپر سے بھی ... کہیں کہیں گذرنا پڑا۔ کئی جگہوں پر ان کے نیچے سے پانی کی ندیاں بہتے دیکھ کر عقل دنگ رہ جاتی۔

کوثر ناگ سے کچھ دور ہی پر یکدم سخت بادل آگئے اور دُھند چھا گئی۔ افراد قافلہ ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکتے تھے۔ یہ مقام نہایت پریشان کن تھا۔ ننگے پہاڑ پر جہاں سر چھپانے کی جگہ نہیں مل سکتی۔ مکرم عبد القدیر صاحب ... نے بعد میں بتایا کہ اس وقت بادل دیکھ کر میرے دل سے بے ساختہ یہ دعا نکلی کہ اے مولا کریم تیرے امام مہدی کی ذرّیت ہماری مہمان ہے اور یہ کٹھن سفر طے کر رہے ہیں۔ انہی خاطر تو موسم میں بہتری پیدا کر دے۔ بفضلہ تعالیٰ تھوڑی ہی دیر میں یہ بادل دوسری طرف ہٹ گئے۔ اور پہاڑ کے اوپر پہنچنے تک کھلی دھوپ نکل آئی تھی۔ جھیل کے قریب ہی بھوسان کے ایک احمدی دوست کا ڈیرہ ہے۔ ان کو پہلے ہی اس پروگرام کی اطلاع ہو گئی تھی اور وہ انتظار میں تھے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے احباب قافلہ کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا۔ اذان مکرم محمد یوسف صاحب ڈرائیور ... نے دی۔ اور محترم صاحبزادہ صاحب نے ظہر و عصر کی نمازیں پڑھائیں۔ درد و الحاح کے ساتھ دعائیں کیں اور بعد نماز قرآن و حدیث کی روشنی میں حاضرین کو نصائح کیں۔ حضرت صاحبزادہ صاحب اور عزیزہ امۃ الرؤف صاحبہ بھوسان کے احمدی دوست کے ڈیرے پر تشریف لے گئے۔ وہاں کچھ دیر ٹھہرے۔ وہاں پر ... اور ... تواضع کی گئی اس گھرانے نے بہت ہی پُر خلوص اور پُر محبت جذبہ کا اظہار کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و کرم سے قدم قدم پر ہمارے لئے انتظامات فرمائے۔ الحمد للہ علیٰ احسانہ وجزاہم اللہ تعالیٰ۔

قدرت کی صناعی کے اس حسین شاہکار کوثر ناگ و جھیل کو دیکھ کر حضرت صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ اس جھیل کو دیکھنے کیلئے اور یہاں تک پہنچنے میں سفر کی کتنی صعوبتیں برداشت کرنا پڑتی ہیں یہ سوچ کر ہمیں اندازہ کرنا چاہیئے کہ حضرت رسول کریم صلعم کو جو کوثر عطا ہوا اس کے لئے آپ نے کس قدر عبادت و ریاضت کی ہوگی۔ یہ مومن کے لئے سبق آموز بات ہے اور ہمیں غور کرنا چاہیئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کوثر سے فیضیاب ہونے کے لئے کس قدر قربانی اور فدائیت سے کام لینا ہوگا۔

جھیل پر پہنچنے کے لئے جانب ریشی نگر کے خادم مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب قریشی کی قیادت میں ہمارے لئے مزید گھوڑے سے آئے۔ مولا کریم انکو بھی بہترین اجر دے۔ آمین اس سفر میں مکرم عبد القدیر صاحب نیاب مکرم محمد منور ڈار صاحب مکرم ناصر احمد صاحب کوریل اور آسنور کے دیگر خدام و انصار نے بھی تکلیف اٹھا کر ہر قدم پر ہماری سہولیات اور آرام کا خیال رکھا مولا کریم انکو اپنے فضلوں برکتوں اور رحمتوں سے نوازے۔ آمین۔ واپسی پر مکرم غلام حیدر صاحب نے کونگہ وٹن میں حضرت صاحبزادہ صاحب کی چائے سے تواضع کی اور بعد قریباً رات دس بجے بخیریت واپس آسنور پہنچ گئے۔ اس طرح یہ بابرکت سفر بخیریت انجام پذیر ہوا۔

بیرنگ کالج بٹالہ کے سیمینار میں
جماعت احمدیہ کے وفد کی شرکت

بیرنگ یونین کرسچین کالج بٹالہ میں ۲۸ اور ۲۹ اکتوبر کی تاریخوں میں RELIGION AND SOCIAL CHANGE کے عنوان پر ایک سیمینار منعقد ہوا۔ جس میں جبر سابق اسی امسال بھی جماعت احمدیہ کے وفد نے اسلام کی نمائندگی کی۔ نظارت دعوۃ و تبلیغ کے زیر انتظام دونوں روز محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر امور عامہ۔ محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ۔ محترم سید تنویر احمد ... محترم فضل الٰہی خان صاحب نائب ناظر امور عامہ۔ محترم محمد الیاس صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول اور خاکسار محمد انعام غوری قائمقام ایڈیٹر بدر نے اس سیمینار میں شرکت کی اور محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب نے مذکورہ عنوان پر انگریزی میں مقالہ پڑھا جس میں قرآن و حدیث کی روشنی میں ... تربیت اولاد۔ ہمسایہ کے حقوق۔ شہریوں کے حقوق اور بین الاقوامی تعلقات کے متعلق اسلامی تعلیمات کی وضاحت کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا گیا اور پھر جماعت کی ان مساعی کا مختصر جائزہ بھی پیش کیا گیا جو وہ مستقل بنیادوں پر سماجی بہبود اور معاشرہ کی بہتری کے لئے کر رہی ہے۔ لیکچر کے بعد وقفہ سوالات میں سامعین کی طرف سے تعداد ازدواج اور بعض اسلامی تعزیرات وغیرہ امور کے متعلق سوال کئے گئے۔ محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب اور محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے ان کے تسلی بخش جوابات دئیے۔ سیمینار کے اختتام پر شرکاء سیمینار کو جماعت کا لٹریچر بھی پیش کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ... کے نیک نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

سوانح حضرت مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری مرحوم کے متعلق ضروری گزارش

از مکرم مولوی عطاء المجیب صاحب راشد مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ
وَ عَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

برادران کرام!

اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ

جب سے پیارے اباجان حضرت مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری مرحوم و مغفور کا وصال ہوا ہے دل میں بار بار یہ تمنا پیدا ہوتی رہی اور احباب جماعت بھی اس خواہش کا ذکر کرتے رہے کہ آپ کے سوانح حیات جلد کتابی صورت میں شائع ہو جانے چاہئیں تا کہ خالد احمدیت کے سنہری کارہائے نمایاں کا تذکرہ یکجائی صورت میں محفوظ ہو کر موجودہ اور آنے والی نسلوں کے لئے ازدیاد ایمان کا موجب ہو۔ بعض وجوہ سے یہ اہم کام معرض التواء میں پڑا رہا۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس کام کو سرانجام دینے کا وقت آگیا ہے۔

اس سلسلہ میں کوئی عملی قدم اٹھانے سے قبل خاکسار نے سب سے پہلے ایک عریضہ کے ذریعہ سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں اپنی اس خواہش کا اظہار کیا اور نہایت ادب سے حضور کی خدمت میں اجازت کی درخواست عرض کی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت و عنایت خاکسار کو اس امر کی اجازت مرحمت فرما دی ہے۔ چنانچہ حضور انور کی اس بابرکت اجازت کے سایہ میں اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اس کام کا عملی آغاز کر دیا گیا ہے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس عظیم کام کو نہایت احسن رنگ میں پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی ہمت اور توفیق عطا فرمائے۔ آمین

زیر تجویز کتاب کا ایک حصہ حضرت اباجان کی سیرت اور اخلاق فاضلہ کے تذکرہ کے لئے وقف ہوگا جو خلفائے عظام، بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت کے بیان فرمودہ ارشادات اور تحریر کردہ مضامین کی مدد سے ترتیب دیا جائے گا۔ چنانچہ اس سلسلہ میں آپ کی خدمت میں اس خط کے ذریعہ درخواست عرض کرتا ہوں کہ آپ حضرت اباجان کے بارہ میں اپنے قیمتی خیالات، واقعات، تجربات، مشاہدات اور تأثرات ایک مضمون کی صورت میں مرتب فرما کر جلد از جلد ارسال فرمائیں۔ امید کرتا ہوں کہ آپ اوّلین فرصت میں مضمون ارسال فرما کر ممنون فرمائیں گے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

مضامین کے سلسلہ میں درخواست ہے کہ مندرجہ ذیل امور کو ضرور مدنظر رکھیں۔

۱۔ مضامین جس حد تک ممکن ہو خوشخط اور کاغذ کے ایک طرف اور دونوں جانب مناسب حاشیہ چھوڑ کر تحریر فرمائیں۔

۲۔ تاریخی واقعات ممکن حد تک سنوں اور تاریخوں کی تعیین سے تحریر فرمائیں۔ افراد اور جگہوں کے اسماء خاص طور پر وضاحت سے لکھیں۔

۳۔ جملہ مضامین میرے بڑے بھائی جان کے نام ارسال فرمائیں ان کا پتہ یہ ہے:-

مکرم عطاء الکریم صاحب شاہد۔ کوارٹر صدر انجمن احمدیہ نمبر ۱۰۵

ربوہ ضلع جھنگ۔ پاکستان

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو جلد یہ مضمون مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس تعاون کی بہترین جزا اپنی جناب سے عطا فرمائے۔ آمین

اخبار قادیان

● مکرم حافظ نور الدین صاحب درویش ایک عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں موصوف کے بیٹے مکرم بشیر الدین صاحب [illegible] بمبلغ ۵ روپے ادا کرتے ہوئے اپنے والد محترم کی مکمل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ مکرم [illegible] صاحب درویش۔ مکرم بھائی عبد الرحمن صاحب درویش اور مکرم سید بدر الدین احمد صاحب بھی بیمار چلے آرہے ہیں۔ [illegible] کو کھانسی اور جوڑوں میں درد کے باعث امرتسر ہسپتال میں داخل کیا [illegible] کی کامل صحت کیلئے دعا کریں ● مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی ناظر امور عامہ [illegible] صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ بھی کانفرنس میں شرکت فرمانے کے بعد [illegible] قادیان تشریف لے آئے ہیں۔ آپ دونوں [illegible] معلوم ہوا ہے کہ بمبئی میں آل انڈیا احمدیہ مسلم کانفرنس نہایت کامیابی کے ساتھ [illegible]

فہرست عید الاضحیہ کے موقعہ پر

قادیان میں قربانی کی رقوم بھجوانے والے احباب

عیدالاضحیہ کے موقعہ پر جن افراد نے قادیان میں قربانی دینے کے لئے رقوم بھجوائی ہیں ان کے اسماء بغرض دعا ذیل میں درج کئے جا رہے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان سب احباب کی قربانیاں قبول فرمائے اور ان کے اخلاص و اموال میں برکت عطا فرمائے۔ آمین

امیر جماعت احمدیہ قادیان

نام	تعداد جانور	نام	تعداد جانور
MKAI BOGOR	۱	ABDUL BASYID ANWAR	۱
MUHAMMAD NUR	۱	SALEH BAL FAS	۱
ATABIN MUHAMMAD AL-ARHUM	۱	ST. ALAMSYAH	۱
NY. NUR FATIMAH ARIF	۱	RASMINAH ALAMSYAH	۱
NY-JUSNAYMAR ALI	۱	AMINAH NURSAT	۱
IBU ZUBAIDAH MAMAN	۱	FAUZIA MULIATI ALAMSYAH	۱
KELUARGA ZAKIR HAKIM	۱	MRS. ABD. SYUKUR	۱
BP. SUPARJA	۱	EUS MARLINAH SUMANTRI	۱
BP. IR. TI ARGADIRAKSA	۱	NY. AMI NADIA RAHMI S.	۱
JEMAAT LUBUK LINGGAU	۱	NY. MURTOLO	۱
SYAEFUDIN A. PONTOH	۱	NY. SUMINTEN AL MARHUM	۱
ABD. RAKIM GANI	۱	ALI ADMAJAYA AL-MARHUM	۱
MAZNI ABDULLAH	۱	AHMAD NURDIN	۱
BP. YAHYA PONTOH	۱	KEL. SUGIAWAN KAMNJAYA	۱
IBU INSIAH USAMI HS. SISWADI	۱	— sda —	"
DS. DUYEH ABDULLAH	۱	— sda —	"
BP. PILIH HABSAH DUYEH	۱	ABD. RAHMAN SAQIB	۱
BP. ZAFRIL ILYAS	۱	DEDEH RUKIYAH	۱
BP. HAFIZU RAHMAN	۱	IR. SUSANTO	۱
BP. IR. SUHARDI	۲	NY. SUSANTO	۱
BP. IR. SUHARDI	۱	DRS. IDRUS ISMAIL	۱
BP. IR. SUHARDI	۱	— sda —	"
BP. H. SANUSI	۱	— sda —	"
BP. H. SANUSI	۱	— sda —	"
IBU NURSIDAH	۱	IBU HALIMAH ALMARHUM	۱
NY. OSPIAN MANSYUR	۱	B.M. SYAIR SETIARSO	۱
مکرم سعد اللہ صاحب مدراس	ایک جانور	IBU RAATNA MULYA SAMIK	۱
" آر۔ اے حیات صاحب لندن	دو "	TAHIR SETYARSO	۱
مکرمہ مریم ضیاء صاحبہ لندن	ایک "	IBU R. MEMEH ABDULLAH	۱
" خدیجہ ریحانہ صاحبہ ڈنمارک	" "	H. ABDUL MAJID.	۱
مکرم ودود احمد صاحب انگلینڈ	" "	IR. ARI HERMAN	۱
اہلیہ صاحبہ " "	" "	UKAR SUKARJO	۱

خریداران مشکوٰۃ متوجہ ہوں

انشاء اللہ العزیز جلسہ سالانہ کے موقع پر رسالہ مشکوٰۃ کا خاص نمبر شائع کیا جائے گا۔ اب تک دوران سال کے تین شمارے بھجوائے جا چکے ہیں۔ تاحال بعض خریداران کی طرف سے اس سال کا چندہ موصول نہیں ہوا۔ مہربانی فرما کر اوّلین فرصت میں چندہ ادا کر کے ممنون فرمائیں۔ مینجر مشکوٰۃ قادیان

[illegible] قصیدہ نبوت آئندہ شمارہ میں دی جائے گی۔ انشاء اللہ۔

"افضل الذکر لا الٰہ الا اللّٰہ"

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475
RESI. 273903 } CALCUTTA – 700073.

"الخیر کلہ فی القرآن"

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA

PHONE: 23-9302

CARDBOARD BOXES MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA – 700072.

"چاہیئے کہ تمہارے اعمال تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں"

(ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

منجانب:- تپسیا ربر ورکس

۲۴ تپسیا روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۳۹

"میں وہی ہوں جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا"

("فتح اسلام" تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی اوپن مل

نمبر ۵-۲-۱۸ فلک نما حیدرآباد ۲۵۳ ۵۰۰

"محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش:- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ تپسیا روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS

2 – TOPSIA ROAD, CALCUTTA – 700039.

"AUTO CENTRE" تار کا پتہ

فون نمبر { 23-5222
23-1652

آٹو ٹریڈرز

۱۶ مینگو لین کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار

HM براۓ:- ایمبیسڈر ● بیڈفورڈ ● ٹریکر HM

SKF بال اور رولر ٹیپر بیئرنگ کے ڈسٹری بیوٹر

ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں

AUTO TRADERS,

16 – MANGOE LANE CALCUTTA – 700001

پرفیکٹ ٹریول ایڈس

PERFECT TRAVEL AIDS

D/No. 2/24 (1)

MAHADEVPET,

MADIKERI – 571201.

(KARNATAK)

رحیم کاٹیج انڈسٹریز

RAHIM COTTAGE INDUSTRIES.

17-A, RASOOL BUILDING.

MOHAMEDAN CROSS LANE

MADANPURA

P.O. BOX : 4583.

BOMBAY – 8.

ریگزین۔ فوم چمڑے۔ جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ بہترین معیاری اور پائیدار سوٹ کیس، بریف کیس، سکول بیگ، ایئر بیگ۔ ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)۔ ہینڈ پرس، منی پرس۔ پاسپورٹ کور۔ اور بیلٹ کے مینوفیکچرس اینڈ آرڈر سپلائرز ●●

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے!

AUTOWINGS,

آٹو ونگس

32, SECOND MAIN ROAD,

C.I.T. COLONY

MADRAS – 600004

PHONE No. 76360.

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالےٰ)

مِنجانِب :- احمدیہ مسلم مشن - ۲۰۵ نیو پارک سٹریٹ - کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ - فون نمبر ۴۳۴۷۱۷

اِرشادِ نبوی

لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ

ترجمہ :- مالدار اور طاقتور تندرست اِنسان کے لئے صدقہ لینا جائز نہیں ہے۔

محتاجِ دُعا :- یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم: "جب تک تم اللہ کی کتاب (قرآن مجید) اور سنّت نبوی کو مضبوطی سے قائم رہو گے تم گمراہ نہیں ہوگے۔" (مؤطا امام مالک)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام :- "قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے۔" (کشتی نوح)

پیشکش :- محمد امان اختر، نیاز سلطانہ پارٹنرز :-

ملبن موٹرس

۳۲ - سیکنڈ مین روڈ - سی آئی ٹی کالونی - مدراس - ۶۰۰۰۰۴

ABCOY LEATHER ARTS

34/3 3RD MAIN ROAD.
KASTURBANAGAR, BANGALORE - 560026.

MANUFACTURERS OF:-

AMMUNITION BOOTS
&
INDUSTRIAL SAFETY BOOTS.

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے۔" (ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ)

اکمل الیکٹرانکس کورٹ روڈ - اسلام آباد - (کشمیر)	**گُڈلک الیکٹرانکس** انڈسٹریز روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو - ٹی وی - اُوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس۔

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ششم صفحہ ۳۱)

فون نمبر ۴۲۹۱۶ — ٹیلیگرام : سٹاربون

سٹاربون مل اینڈ فرٹیلائزر کمپنی

سپیلائیرز :- کرشڈ بون - بون میل - بون سینیوس - ہارن ہوفس وغیرہ

(پتہ)

نمبر ۲/۳/۲۴ عقب کاچیگوڑہ ریلوے سٹیشن - حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

حیدرآباد میں — فون نمبر :- ۴۲۳۰۱

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپیئرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)

۲۸۷-۱-۱۹ سعید آباد - حیدرآباد (آندھرا پردیش)

"اپنی خلوت گاہوں کو ذکرِ الٰہی سے معمور کرو!"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

AIR ®
CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں :-

آرام دِہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل - نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جُوتے!